صاحبِ علم و حکمت سیّدُنا ابو دَرْداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل مدنی گلدستہ

سیرتِ سیّدُنا ابو دَرْداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مزارِ پاک سیّدُنا ابو دَرْداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- سیّدُنا ابو دَرْداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور گھر کا مدنی ماحول 10
- سیّدُنا ابو دَرْداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شوقِ عبادت 18
- سیّدُنا ابو دَرْداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نیکی کی دعوت کا جذبہ 30
- سیّدُنا ابو دَرْداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تین محبوب چیزیں 45
- سیّدُنا ابو دَرْداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علم سے محبت 50
- سیّدُنا ابو دَرْداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات 67

پیش کش: مرکزی مجلسِ شوریٰ

(دعوتِ اسلامی)

مدنی چینل دیکھتے رہیے

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

SC 1286

صاحبِ علم و حکمت سیِّدُنا ابُودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر

مشتمل مدنی گلدستہ

سیرتِ سیّدنا ابو درداء

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

پیش کش

مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللہِ

نام بیان: سِیرَتِ سَیِّدُنَا اَبُو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ
پیش کش: مرکزی مجلس شوریٰ (دعوتِ اسلامی)
سن طباعت: محرم الحرام ۱۴۳۲ھ بمطابق دسمبر 2010ء
ناشر: مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ باب المدینہ (کراچی)

مکتبۃ المدینہ کی مختلف شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر باب المدینہ کراچی۔ فون:-021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد: (فیصل آباد) امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں میرپور۔ فون:058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون:022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون:061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون:044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون:051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1 النور سٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرّانی چوک نہر کنارہ۔ فون:068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون:0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون:071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون:055-4225653

E.mail.maktaba@dawateislami.net
www.dawateislami.net

مدنی التجا: کسی اور کو یہ رسالہ چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

یادداشت

دورانِ مُطالَعہ ضَرورتاً انڈر لائن کیجئے، اِشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عِلْم میں ترقّی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

"سیرت ابودرداء" کے 12 حُروف کی نسبت سے اس رسالے کو پڑھنے کی "12 نیّتیں"

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الکبیر، الحدیث: 5942، ج6، ص185)

دو مدنی پھول:

1. بغیر اَچّھی نیّت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
2. جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(1) ہر بار حَمد و (2) صلوٰۃ اور (3) تعوُّذ و (4) تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے ان نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) (5) رِضائے الٰہی کیلئے اس رِسالے کا اول تا آخر مطالعہ کروں گا۔ (6) حتَّی الوَسْع اِس کا باوُضو اور (7) قِبلہ رُو مُطالَعَہ کروں گا (8) قرآنی آیات اور (9) احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا (10) جہاں جہاں "اَللہ" کا نامِ پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور جہاں جہاں "سرکار" کا اِسْم مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔ (11) اس حدیثِ پاک "تَھَادَوْا تَحَابُّوْا" ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔(مؤطا امام مالک، الحدیث: 1731، ج2، ص407) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حَسْبِ توفیق) یہ رسالہ خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ (12) کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا (ناشرین کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتادینا خاص مفید نہیں ہوتا)۔ (اِنْ شَآءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سِیرَتِ سیِّدُنا اَبُودَرْدَاء
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ

درود شریف کی فضیلت

حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تَقَرُّب نشان ہے: ''**جُمُعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو، یہ یومِ مَشْہُود ہے، اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، جو بندہ مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے اس کا دُرُود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ دُرُود پڑھنے سے فارغ ہو جائے۔**'' سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: ''**وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟**'' یعنی کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس دنیاوی

یہ بیان مبلغ دعوتِ اسلامی ونگرانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی محمد عمران عطاری سَلَّمَہُ الْبَارِی نے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عظیم الشان سنّتوں بھرے بین الاقوامی اجتماع ۲۹ جمادی الاوّل ۱۴۲۸ھ میں فرمایا۔ ضروری ترمیم و اضافے کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔

زِنْدَگی سے پردہ فرمانے کے بعد بھی؟ ارشاد فرمایا: ''وَبَعْدَ الْمَوْتِ'' ہاں میرے اس دنیا سے جانے کے بعد بھی۔ کیونکہ ''اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ'' **اَللہ** عَزَّوَجَلَّ **نے زمین پر حرام کیا ہے کہ وہ انبیائے کرام کے جسموں کو کھائے بلکہ** ''فَنَبِيُّ اللہِ حَيٌّ يُرْزَقُ'' **اَللہ** عَزَّوَجَلَّ **کے نبی زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔**(سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاته و دفنه صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، الحدیث: 1636، ج2، ص 290)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سِیرَتِ سیّدُنا اَبُودَرْدَاء

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

مدینہ منورہ پر جب شَہَنْشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رَنْج و مَلال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلووں کی برسات چَھما چَھم برسی اور نیکی کی دعوت کا پیغام عام ہونے لگا تو اس کی آواز سیِّدُنا عبداللہ بن رواحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی سنی اور آخرکار وہ اسلام کی حقانیت کو دل و جان سے تسلیم کرتے ہوئے دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن رواحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب مسلمان ہوئے اور انہوں نے جانا کہ اسلام خیر خواہی کا درس دیتا ہے۔ اور حقیقی ایمان والا بندہ وہی ہے جو اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ تو آپ سوچنے لگے کہ وہ خود تو جہنم کی آگ کا ایندھن بننے سے بچ گئے ہیں مگر ان کے بھائی **عُوَیمِر** ابھی تک کفر کی تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں۔ چنانچہ،

آپ نے اپنے بھائی عُوَیْمِر پر انفرادی کوشش شروع کردی، آپ کا نیکی کی دَعْوت پیش کرنے کا انداز بڑا حکیمانہ اور پیارا تھا۔ آخر کار حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کی انفرادی کوشش، حکمت بھرے انداز اور مُسَلْسَل نیکی کی دَعْوت کی برکت سے ان کے بھائی عُوَیْمِر نے اسلام قبول کرلیا۔

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں:

حضرت عُوَیْمِر رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کے اسلام لانے کا سبب کچھ یوں پیدا ہوا کہ آپ اپنے بھائی حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کے مسلسل نیکی کی دعوت پیش کرنے سے متاثر ضرور تھے مگر ابھی تک آپ نے اسلام قبول نہ کیا تھا۔ آپ نے اپنے گھر میں ایک بت رکھا ہوا تھا جس پر عام طور پر کپڑا ڈال دیتے۔ حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کو یہ بات معلوم تھی۔ چنانچہ، ایک دن آپ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ اس وقت سیِّدُنا عُوَیْمِر کے گھر تَشْرِیف لائے جب وہ گھر میں موجود نہ تھے۔ آپ کے پوچھنے پر ان کی زوجہ سے معلوم ہوا کہ وہ گھر پر موجود نہیں۔ تو آپ اس کمرے میں چلے گئے جہاں حضرت عُوَیْمِر نے بت رکھا ہوا تھا۔ آپ کے پاس اس وقت ایک کُلْہاڑا تھا جس سے آپ نے اس بت کو توڑنا شروع کردیا اور اس کے ساتھ ساتھ آپ ایسے اَشْعار پڑھتے جاتے جن میں شیطان کی برائیوں کا تذکرہ تھا اور ساتھ ہی یہ فرماتے جاتے کہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی مَعْبود نہیں۔

حضرت **عُوَیمر** رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کی زوجہ نے جب توڑ پھوڑ کی آوازیں سنیں تو بھاگتے ہوئے آئیں اور جب حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کو بت توڑتے دیکھا تو کہنے لگیں: ''اے ابن رواحہ! یہ آپ نے کیا کیا؟ آپ نے تو مجھے ہلاک و برباد کر دیا ہے۔'' مگر آپ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ نے کوئی پرواہ نہ کی اور اسے روتے ہوئے چھوڑ کر وہاں سے چل دیئے۔

حضرت **عُوَیمر** رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ گھر واپس آئے اور بیوی کو روتے ہوئے دیکھ کر رونے کا سبب پوچھا۔ جب اس نے بتایا کہ آپ کے جانے کے بعد عبداللہ بن رواحہ تَشْرِیف لائے تھے اور یہ دیکھیں انہوں نے کیا کیا ہے؟ تو یہ دیکھ کر آپ غَضَبْناک ہو گئے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد دل میں خیال پیدا ہوا کہ اگر بت کے پاس کوئی بھلائی ہوتی تو یقیناً اپنی حفاظت خود کر لیتا۔ پس اس خیال کا آنا تھا کہ دل کی حالت ہی بدل گئی اور فوراً بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ (المستدرك، ذكر مناقب أبي الدَرْدَاء عويمر بن زيد الأنصاري رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ، باب ذكر اسلام ابي الدرداء رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ، الحديث: 5500، ج4، ص404 مفهومًا)

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کا نیکی کی دَعْوت پیش کرنے کا کیا ہی پیارا انداز تھا۔ اس سے ہمیں یہ مَدَنی پھول ملتا ہے کہ جب کوئی اسلامی بھائی خود مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر مَدَنی رنگ میں رنگ جائے تو اسے کوشش کرنی چاہیئے کہ اس کے دَوْسْت احباب

بھی اس مَہکے مَہکے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جائیں تاکہ وہ بھی اس کی طرح دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کی دعْوت عام کرنے اور بُرائیوں کے خلاف جنگ میں حصہ لینے کے عظیم کام میں شریک ہو جائیں اور دعْوتِ اسلامی کا یہ عظیم مَدَنی مقصد ہر وقت ان کی زبانوں پر رہے:

مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ

اس عظیم مَدَنی مقصد کا عملی نمونہ بننے کے لئے ہمیں مَدَنی انعامات پر عمل اور مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہوگا۔ اس کی برکت سے ہم صرف اپنی ہی نہیں بلکہ اپنے گھر والوں کی اصلاح کا بھی ذریعہ بنیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعَالٰی علٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اور پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے حضرت سیِّدُنا **عُوَیمِر** رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کے اسلام لانے کا واقعہ تو جان لیا مگر کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کس قَدْر عظیم صحابی ہیں؟ تو جان لیجئے کہ انہیں سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ چنانچہ،

مُفَسِّر شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْحَنَّان ''مراٰۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح'' میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابو دَرْدَاء کا نام **عُوَیمِر بِنْ عامر** ہے انصاری خزرجی ہیں۔ دَرْدَاء آپ کی بیٹی کا نام ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ بڑے عالم فقیہ تھے۔ ۳۲ ھ میں دِمَشْق میں وفات پائی۔ (مراٰۃ المناجیح، کتاب المناقب، ج8، ص548)

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ:

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ ایسے عاشِقِ رَسول ہیں کہ آپ کے مسلمان ہو جانے کا وعدہ خود رب العِزَّت نے اپنے محبوب تاجدارِ رِسالَت، ماہِ نَبُوَّت، مُحْسِنِ اِنسانِیَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے فرمایا تھا۔ چنانچہ،

ایک مرتبہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس بات کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے ابو دَرْدَاء کے مسلمان ہو جانے کا وعدہ فرمایا اور آخر کار وہ مسلمان ہو گئے۔

(تاریخ دمشق، الرقم 5464 عویمر بن زید بن قیس، ج47، ص105)

سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ اور گھر کا مدنی ماحول:

میٹھے میٹھے اور پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کتنی عظمت کی بات ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ جب مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دَامَنِ کَرَم سے وابَسْتہ ہوئے تو نہ صرف خود مَدَنی رنگ میں رنگ گئے بلکہ آپ کے گھر والے بھی مَدَنی ماحول کی بَرَکتوں سے محروم نہ رہے۔ چنانچہ،

حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ کے گھر میں ایسا مَدَنی ماحول تھا کہ سارا گھرانہ ہی تقویٰ و پرہیز گاری کا عملی نمونہ تھا۔ گھر میں سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی و پیاری سنّتوں پر عمل کا ایسا جذبہ پیدا ہو گیا کہ سب کے سب سنّتوں کے عملی

مبلّغ بن گئے۔ اور آپ نے اپنے گھر والوں کو دنیا اور اس سے بے رَغْبَتی کا ایسا درس دیا کہ ان کے دلوں سے دنیا اور مالِ دنیا کی محبت ختم ہوگئی۔ چنانچہ،

سیدنا ابو دَرْدَاء کی شہزادی کی شادی:

آپ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کی شہزادی کے بارے میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینۃ کی مطبوعہ 413 صَفحات پر مشتمل کتاب ''**عیون الحکایات** (مترجم)'' صَفْحَہ 351 پر ہے: یزید بن مُعَاوِیہ نے حضرت سَیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کو پیغام بھیجا کہ اپنی صاحبزادی کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ مگر حضرت سَیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ نے انکار فرمادیا۔ پھر ایک غریب شخص ﴿صَفْوَان بِنْ عبد اللہ بِنْ صَفْوَان بنْ أُمَيَّة الجُمَحِيّ﴾ نے نکاح کا پیغام بھجوایا تو آپ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ نے قبول فرمالیا اور اپنی صاحبزادی کا نکاح اس غریب شخص سے کردیا۔

لوگوں میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ حضرت سَیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ نے اپنی صاحبزادی کے لئے حاکم وقت کے بیٹے کا رِشْتہ ٹُھکَرا دیا اور ایک غریب شخص سے اپنی صاحبزادی کا نکاح کر دیا۔ جب لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں نے اپنی بیٹی دَرْدَاء کی بہتری سوچی ہے تم اس وقت دَرْدَاء کے بارے میں کیا سوچتے جب ایک دُنیادار بادشاہ اس کا شوہر ہوتا اور وہ ایسے گھر میں رہتی جس میں اس کی نظریں چکاچوندھ (یعنی اندھی) ہو جاتیں تو کیا اس کا دین سلامت رہتا؟'' (الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد ابی الدَّرْدَاء، الحدیث: 761، ص165)

سُبْحَانَ اللہِ ! سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کی مَدَنی سوچ پر قربان جائیے! کہ حاکم کے بیٹے کا رِشْتہ ٹُھکْرا رہے ہیں اور ایک ہم ہیں کہ اپنی بیٹی کی شادی کرتے وقت یہ بھی نہیں دیکھتے کہ لڑکا نمازی اور عاشقِ رسول ہے کہ نہیں؟ یہ تو معلوم کرتے ہیں کہ ماہانہ آمدنی کتنی ہے؟ مگر یہ نہیں پوچھتے کہ آمدنی کا ذریعہ کیا ہے؟ چنانچہ،

لڑکا کیسا ہونا چاہیے؟

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نَبُوَّت صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب کوئی ایسا شخص تمہیں نکاح کا پیغام دے جسکا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس سے (فوراً اپنی لڑکی کا) نکاح کردو۔ اگر ایسا نہ کروگے تو زمین میں بہت بڑا فتنہ و فساد پیدا ہو جائے گا۔“ (سنن الترمذی، کتاب النکاح، باب اذا جاءکم من ترضون دینہ فزوجوہ، الحدیث: 1086، ج2، ص344)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَنَّان اپنی شہرۂ آفاق کتاب مِرْاٰۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح میں اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ ”جب تمہاری لڑکی کے لیے دیندار عادات واَطْوار کا دُرُست لڑکا مل جائے تو مَحْض مال کی ہَوَس میں اور لکھ پتی کے انتظار میں جوان لڑکی کے نکاح میں دیر نہ کرو، لڑکے کے خُلْق سے مراد تَنْدُرُستی، عادت کی خوبی، نفقہ پر قدرت سب ہی داخل ہیں۔ اس لیے کہ اگر مالدار کے انتظار میں لڑکیوں کے نکاح نہ کیے گئے تو اِدھر تو لڑکیاں بہت کنواری بیٹھی رہیں گی اور اُدھر لڑکے بہت سے بے شادی رہیں گے جس سے زِنا پھیلے

گااور زنا کی وجہ سے لڑکی والوں کو عار و ننگ ہو گی، نتیجہ یہ ہو گا کہ خاندان آپس میں لڑیں گے، قتل و غارت ہوں گے، جس کا آج کل ظہور ہونے لگا ہے۔“

(مراۃ المناجیح، کتاب النکاح، الفصل الثانی، ج5، ص8)

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! خوامخواہ امیر گھرانوں سے رشتہ داری کے چکر میں اپنی بچیوں کو گھر نہیں بٹھائے رکھنا چاہیے بلکہ مناسب اور نیک لڑکا ملتے ہی شہنشاہِ مدینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے فوراً اپنی بچی کی شادی کر دینا چاہیے۔ جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا شَیْخ شاہ کِرمانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے اپنی شہزادی کے لئے پڑوسی ملک کے بادشاہ کا رِشْتہ ٹُھکرا دیا اور مسجِد مسجِد گھوم کر ایک نیک نوجوان تلاش کر کے اس سے اپنی لڑکی کی شادی کر دی۔

سَیِّدَتُنا اُمِّ دَرْداء کی دنیا سے بے رغبتی:

حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کی زوجہ سَیِّدَتُنا اُمِّ دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْھا کے بارے میں مروی ہے کہ وہ ایک صاحبِ حُسْن و جمال خاتون تھیں، آپ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کی نیکی کی دَعْوت سے اس قَدْر متاثر تھیں کہ آپ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْھا کی نگاہوں میں بھی دُنیا کی کچھ حیثیت نہ تھی۔ چنانچہ،

حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کی وفات کے بعد حضرت سیِّدُنا امیر مُعَاوِیہ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ نے آپ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْھا کو نکاح کا پیغام بھجوایا تو آپ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْھا نے جواب دیا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قَسَم! میں (سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ

کے بعد) دنیا میں کسی سے شادی نہیں کروں گی، اَللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو جنّت میں حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کی زَوجیت میں ہی رہوں گی۔''

(صفة الصفوة، الرقم 76 ابو الدَّرْدَاء عویمر بن زید، ذکر وفاة ابی الدَّرْدَاء، ج1، ص325)

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کے گھرانے کے کیا کہنے! آپ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کی بیٹی اور زوجہ دونوں نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی۔ **اے کاش!** ہمارے گھروں میں بھی سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کے گھر جیسا مدنی ماحول بن جائے۔

دعا ہے یہ تجھ سے، دل ایسا لگا دے
نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مَدَنی ماحول
ہمیں عالموں اور بزرگوں کے آداب
سکھاتا ہے ہر دم سدا مَدَنی ماحول
ہیں اسلامی بھائی سبھی بھائی بھائی
ہے بے حد مَحَبَّت بھرا مَدَنی ماحول
یقیناً مُقَدَّر کا وہ ہے سِکَنْدَر
جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول
یہاں سُنَّتیں سیکھنے کو ملیں گی
دلائے گا خوفِ خدا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی ماحول کی بہار:

مرکزالاولیاء (لاہور) کے علاقے نشاط کالونی کی اسلامی بہن اُمِّ خلیل عطّاریہ اپنے بڑے بھائی کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں علاقائی سطح پر ہونے والے اسلامی بہنوں کے اجتماع میں شریک ہوئیں تو اتنی متاثر ہوئیں کہ دعوتِ اسلامی کی ہو کر رہ گئیں۔ قادِرِیَّہ عطّاریہ سلسلے میں بیعت ہو کر غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کی مریدنی بنیں۔اجتماع اور علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت ان کا معمول بن گیا۔اِنہوں نے نہ صرف خُود مَدَنی برقع اَوڑھا بلکہ ان کی ترغیب پر علاقے کی کئی اسلامی بہنوں نے مَدَنی بُرقَع پہننا شروع کردیا۔دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرتے کرتے یہ حلقہ مُشَاوَرَت کی ذمہ دار بن گئیں۔ علاقائی سطح پر ہونے والا اسلامی بہنوں کا اجتماع بھی ان کے گھر منتقل ہو گیا۔اِنہوں نے اپنی بڑی بہن کے ساتھ مل کر نیکی کی دعوت کی خُوب دُھومیں مچائیں۔مِلَنْساری، حُسْنِ اخلاق کی چاشنی سے لَبریز انفرادی کوشش اور مَدَنی مِٹھَاس سے تَربَتَر بیانات کی بدولت بہت سی اسلامی بہنوں کو دَعْوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ کیا۔ حُصولِ علمِ دین کے لئے ایک سُنی دارالعلوم میں عالمہ کورس میں داخلہ لیا مگر والدہ کی بیماری کی وجہ سے دو سال بعد تعلیم ادھوری چھوڑنی پڑی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **ان کا نکاح دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رُکن** کے ساتھ ہوا، (**یہ نکاح ان کے میٹھے میٹھے مُرشِدِ کریم امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ **نے پڑھایا تھا**) شادی کے بعد باب المدینہ کراچی میں 12 دن کے تربیتی کورس میں

بھی شرکت کی، اس دوران طبیعت بھی خراب ہوئی مگر ہمت نہ ہاری اور کورس میں مکمل شرکت کی۔ اسلامی بہنوں کے مَدَنی قافلہ میں بھی سفر اختیار کیا۔

خود انہی کا تحریری بیان ہے کہ مَدَنی قافلہ میں سفر سے پہلے مجھے سانس کی تکلیف تھی لیکن مَدَنی قافلے میں سفر کی برکت سے مجھے اس تکلیف میں کافی کمی محسوس ہوئی۔ **انہوں نے اپنا زیور جس کی مالیت تقریباً 38ہزار روپے بنتی تھی، دعوتِ اسلامی کو دے دیا تھا۔** اپنے گھر میں اسلامی بہنوں کے مَدَنی قافلوں کی میزبانی بھی کی اور شرکاء قافلہ اسلامی بہنوں کی خوب خدمت کی۔ اپنی شادی کے تقریباً دو سال بعد ٢٦ رمضان المبارک ١٤٣٠ھ جمعرات کو عصر کے وقت ان کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی، **انہوں نے بلند آواز سے "یاغوث المدد" کہنا شروع کردیا اور کلمہ طیبہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" پڑھا۔** انہیں فوراً اسپتال لے جایا گیا مگر یہ جانبر نہ ہو سکیں اور انتقال فرما گئیں، **ان کا آخری کلام "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" تھا۔ چنانچہ،**

حضرت سَیِّدُنا معاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے کہ جس کا آخری کلام **"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"** ہو وہ **جنّتی** ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، الحدیث: 3116، ج3، ص255)

اپنی وفات کے وقت بھی یہ مَدَنی بُرقع میں ملبوس تھیں۔ ان کے چھوٹے بھائی کا بیان ہے کہ اسپتال میں انہیں جب کپڑے میں لپیٹا گیا تو ان کے ہاتھ پہلو کے ساتھ

تھے مگر جب غسل دینے کے لئے اسلامی بہنوں نے کپڑا کھولا تو ان کے ہاتھ اس طرح ادب کے ساتھ بندھے ہوئے تھے جس طرح صلوۃ وسلام پڑھتے وقت باندھے جاتے ہیں۔ان کی خالہ زاد بہن اور ممانی کا بیان ہے کہ غسل کے بعد ہم نے دیکھا کہ مرحومہ امّ خلیل عطاریہ کے لبوں پر مسکراہٹ کھیل رہی تھی، اور ان کا چہرہ ایسا نُورانی ہو رہا تھا کہ سبھی اسلامی بہنیں رشک کر رہی تھیں۔

مرکزالاولیاء (لاہور) میں ان کے گھر پر جب اسلامی بہنیں ان کی میت کے گرد جمع ہو کر نعت خوانی کر رہی تھیں تو **کثیر اسلامی بہنوں نے جاگتی آنکھوں سے دیکھا کہ اُمِّ خلیل عطاریہ کے لب بھی یوں ہل رہے ہیں کہ گویا اسلامی بہنوں کے ساتھ مل کر نعت پڑھ رہی ہوں۔** انہیں ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ کو نشاط کالونی کے قبرستان میں ان کے والدِ مرحوم کے قریب دفن کر دیا گیا۔اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اتنا کثیر ایصال ثواب کیا جس کا شمار نہیں۔اُمِّ خلیل عطّاریہ کی تدفین کے چند روز بعد ان کی بھانجی نے خواب میں دیکھا کہ مرحومہ سفید لباس میں ملبوس پھولوں کے درمیان بہت خوش وخرم بیٹھی ہیں۔ بھانجی کے دریافت کرنے پر بتایا کہ یہ میرا گھر ہے اور میں یہاں بہت سکون سے ہوں۔

گنہ گاروں کو ہاتف سے نوید خوش مآلی ہے
مبارک ہو شفاعت کے لئے احمد سا والی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیّدُنا اَبُودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کا شوقِ عبادت

جب آفتابِ رِسالت صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی جلوہ نمائیوں سے حضرت سیّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کے دل کی تاریکیاں جگمگ ہونے لگیں۔ تو دل کی دنیا میں ایک مَدَنی انقلاب برپا ہو گیا اور آپ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ نے اپنی جھولی میں عبادت، ریاضت، راہِ خدا میں سفر، تلاوتِ قرآنِ مجید اور سجدوں کی کثرت کے ساتھ ساتھ علم و تقویٰ کا بے شمار خزانہ جمع کرنے کا پختہ عزم فرمالیا۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ نے اس کے حصول کے لئے شب و روز ایک کر دیا۔ چنانچہ،

شوقِ عبادت میں ترکِ تجارت:

سیّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ ایک مَصْروف تاجر (Business man) تھے۔ جب آپ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کے دل میں عبادت و ریاضت کا شوق پیدا ہوا تو ان دونوں چیزوں کو ایک ساتھ لے کر چلنا آپ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کے لئے کچھ مشکل ہو گیا۔ چنانچہ، بِغیر کسی تَرَدُّد کے تجارت کو خیر آباد کہہ کر اپنا سارا کاروبار (Business) ترک کر دیا۔ اور اس کا سبب یہ مَدَنی سوچ بنی کہ مجھے عِلمِ دین سیکھنا ہے۔ پس اس جذبے نے آپ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کو کاروبار ترک کرنے پر آمادہ کیا اور بغیر کسی تردّد کے آپ نے کاروبار چھوڑ دیا اور عبادت و ریاضت اور عِلمِ دین سیکھنے میں مصروفِ عمل ہو گئے۔ چنانچہ،

ایک بار حضرت سیِّدُ نا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا کہ ''جب شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رَنج و مَلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بِعْثَت ہوئی اس وقت میں تجارت کیا کرتا تھا۔ میں نے کوشش کی کہ میری تجارت بھی باقی رہے اور میں عبادت بھی کرتا رہوں لیکن ایسا نہ ہو سکا اور بالآخر میں تجارت کو چھوڑ کر عبادت میں مشغول ہو گیا۔ اس ذات کی قسم جس کے قَبضۂ قُدرت میں ابودَرْدَاء کی جان ہے! اگر مسجِد کے دروازہ پر میری دکان ہو اور اس سے روزانہ چالیس۴۰ دینار کما کر راہِ خدا میں صدقہ کروں اور میری نمازوں میں بھی خَلَل واقع نہ ہو تو پھر بھی میں تجارت کرنا پسند نہیں کروں گا۔'' کسی نے عرض کی: ''اے ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ تجارت کو اس قدر ناپسند کیوں جانتے ہیں؟'' فرمایا: ''حِساب کی شدّت کے خوف کی وجہ سے۔''

(تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، الرقم 5464 عویمر بن زید، ج47، ص108)

یہ سیِّدُ نا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اعلیٰ درجہ کے تقویٰ کی علامت تھی اور یہ ان کی ہی مَدَنی سوچ تھی کہ انہوں نے اس طرح تجارت کے معاملات کو خیر آباد کہا اور اسے چھوڑ کر عبادت میں مصروف ہو گئے۔

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! ایک طرف اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یہ مُقدَّس صحابی ہیں کہ عبادت اور علم دین حاصل کرنے کے شوق نے تجارت ہی چھڑوادی اور ایک ہم ہیں کہ غمِ مال و روزگار ہم سے فرض نمازیں بھی چھڑوا دیتا ہے۔ مال و دنیا کی ہَوَس

اس قدر غالب ہوتی ہے کہ 30 دن میں 3 دن بھی مدنی قافلوں میں سفر نہیں کر پاتے۔ دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار اجتماع جو کہ علم دین سیکھنے کا بہترین ذریعہ ہے اس میں بھی حاضری کا وقت نہیں نکلتا۔ اے کاش! سیدنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے صدقے ہمیں مال و دنیا سے بے رَغْبَتی نصیب ہو جائے۔

سیِّدُنا اَبُودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دنیا اور مالِ دنیا سے بے رغبتی

پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ رَبُّ العِزَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے کہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی مثال ایسے ہے جیسے تم میں سے کوئی دریا میں اپنی انگلی ڈبو کر دیکھے کہ اس کے ساتھ کتنا پانی آیا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الجنّة وصفة نَعیمها وأهلها، باب فناء الدّنیا .... الخ، الحدیث: 2858، ص1529 ملخصاً)

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ میرا مال میرا مال کہتا رہتا ہے حالانکہ اس کے مال کے صرف تین حصے ہیں: ایک وہ جو کھا کر ختم کر دیا دوسرا وہ جو پہن کر بوسیدہ کر دیا اور تیسرا وہ جو کسی کو (راہِ خدا میں) دیا اور جمع کر لیا۔ اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے سب ختم ہو جانے والا ہے اور وہ اسے دوسرے لوگوں کے لئے چھوڑنے والا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الزهد والرقاق، الحدیث: 2959، ص1582)

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو ہمیشہ دنیا سے بے رَغْبَتی کا درس دیا۔اور یہ اسی تربیت کا اَثْر تھا کہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طَبِیْعَت مبارک میں دنیا سے بے رَغْبَتی پائی جاتی تھی، زیب وزینت سے انہوں نے مکمل طور پر کنارہ کشی اختیار فرما رکھی تھی۔آسائش کا ان کی زِندگی میں دُور دُور تک نام ونشان نہ تھا۔کھانے پینے میں صرف اسی قَدْر پر اِکْتِفا فرماتے کہ کمر سیدھی رہ جائے، آپ سادہ لباس زیب تن فرمایا کرتے اور وہ بھی کھردرا۔جب زیب وآسائش سے بے رَغْبَتی، کھانے پینے اور پہننے میں اس قَدْر سادگی نصیب ہو تو آدمی کم آمدنی پر بھی گزارا کرلیتا ہے۔لیکن ہمارا طرزِ معاشرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بہت مختلف ہے کیونکہ ہمیں یہ ساری چیزیں مُیَسَّر نہیں، ہمارے کھانے پینے، پہننے اوڑھنے اور رہنے سہنے کے معاملات میں سادگی کا کوئی تَصَوُّر نہیں۔ ہمیں تو ہر وقت کثیر مال کی ضرورت رہتی ہے۔

اے کاش! اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے ہمیں یہ سادگی نصیب ہو جائے اور ہم اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں کے پیکر بن جائیں۔اور ہماری زبان پر ہمیشہ یہ اشعار جاری رہیں کہ جن کی طرف امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کئی مرتبہ ہماری توجہ دلائی ہے۔

کبھی جَو کی موٹی روٹی تو کبھی کھجور پانی
ترا ایسا سادہ کھانا مَدَنی مدینے والے

ہے چٹائی کا بچھونا کبھی خاک ہی پہ سونا
کبھی ہاتھ کا سرہانا مَدَنی مدینے والے

تِری سادَگی پہ لاکھوں تِری عاجزی پہ لاکھوں
ہوں سلامِ عاجِزانہ مَدَنی مدینے والے

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! یہ اشعار ہم اپنی زبان سے ادا تو کرتے ہیں مگر سادگی والے یہ انداز ہم میں پیدا ہو رہے ہیں نہ اس سنت پر عمل کرنے میں ہم کامیاب ہو رہے ہیں۔ ہم سب کو اس پر غور کرنا چاہیے۔

اَللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو سادَگی اور تقویٰ و پرہیزگاری والی زندگی عطا فرمائے۔ اور ہماری زندگی میں ایسا مَدَنی اِنْقِلاب پیدا فرمادے کہ دنیا اور مالِ دنیا کی محبت ہمارے دل سے دور ہو جائے، تن آسانی والا انداز ختم ہو جائے۔

مرا دل پاک ہو سرکار! دنیا کی محبت سے
مجھے ہو جائے نَفْرت کاش! آقا مال و دولت سے

نہ دولت دے نہ ثروت دے مجھے بس یہ سعادت دے
تیرے قدموں میں مر جاؤں میں رو رو کر مدینے میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! قناعت ایک عظیم دولت ہے، جسے یہ نصیب ہو جائے اسے دوسری کسی دولت کی حاجت نہیں رہتی۔ چنانچہ،

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب، ''**فیضانِ سنّت**'' جلد اوّل صَفْحَہ 491 تا 493 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری سَلَّمَہُ الْبَارِی فرماتے ہیں: ''اپنے دور کے جیّد عالم حضرت سیّدُنا خلیل بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی خدمت میں ''**اَھواز**'' سے اَمیر (یعنی حاکم) سُلیمان بن علی کا نُمائندہ خُصوصی حاضِر ہو کر عرض گزار ہوا: ''شہزادوں کی تعلیم و تربیّت کیلئے حاکم نے آپ کو شاہی دربار میں طلب فرمایا ہے۔'' تو حضرتِ سیّدُنا خلیل بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے سوکھی روٹی کا ٹکڑا دکھاتے ہوئے جواب ارشاد فرمایا: ''میرے پاس جب تک یہ سُوکھی روٹی کا ٹکڑا موجود ہے مجھے دربارِ شاہی کی چاکری کی کوئی حاجت نہیں۔''

(روحانی حکایات حصّہ اول ص ١٠٦، رومی پبلیکیشنز مرکز الاولیاء لاہور)

اَللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

جُستُجو میں کیوں پھریں مال کی مارے مارے
ہم تو سرکار کے ٹکڑوں پہ پلا کرتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے **اَللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اربابِ اِقْتِدار سے کس قَدَر دُور رہتے ہیں جبکہ آج ہم جیسوں کو بِالْفَرض صَدْر یا وزیرِ اعظم

کا دعوت نامہ مل جائے تو ہزار مصروفیات اور ہزار ضَروری مُعاملات چھوڑ دیں اور خواہ ہزار کلو میٹر کا سفر طے کرنا پڑے، وہ بھی کر کے خوب عُمدہ لباس پہنے کَشاں کَشاں اسمبلی ہال کے رُو برُو پہنچ کر سب سے پہلے لائن میں کھڑے ہو جائیں! ہائے نَفْس پَرْوَری!!!! بِلا سخت مجبوری کے محض دُنیوی مَفادات اور حُبِّ جاہ کی خاطر اربابِ اقتدار وافسران وغیرہ کے پیچھے پھرنا، ان کی دعوتوں میں شریک ہونا، اِن سے تَمغہ جات حاصل کرنا، مَعاذَاللہ ان کے ساتھ تصاویر بنوانا پھر ان تصویروں کو سنبھال کر رکھنا، لوگوں کو دکھاتے پھرنا، ان کی فریم بنوانا اور اس کو گھر یا دفتر میں لٹکانا وغیرہ وغیرہ حرکتیں اپنے اندر ہلاکتیں تو رکھتی ہیں مگر ان میں بَرَکتیں نظر نہیں آتیں۔ ہاں اَہم دینی مَفاد کیلئے یا ان کے شر سے بچنے کیلئے اگر ان کے پاس جانا پڑ جائے تو اور بات ہے کہ جو مجبور ہے وہ معذور ہے۔ منقول ہے: بِئْسَ الْفَقِیْرُ عَلٰی بَابِ الْاَمِیْرِ۔ (یعنی فُقَرا میں وہ شخص بہت بُرا ہے جو امیروں کے دروازہ پر جائے) اور نِعمَ الْاَمِیْرُ عَلٰی بَابِ الْفَقِیْرِ۔ (یعنی اُمراء میں سے وہ شخص بڑا اچّھا ہے جو فقیروں کے در پر حاضِر ہو) (شیطان کی حکایات ص ۷۱ تا ۷۲، فرید بکسٹال مرکز الاولیاء لاھور)

بہر حال شیطان کی چال بہت خطرناک ہوتی ہے۔ بَسا اوقات وہ نَفْسانی خواہِشات کو دینی مَفادات باور کروا کر بھی اربابِ اقتدار کے قدموں میں ڈال دیتا ہے۔ اِسی سبب سے اَللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک اور محتاط بندے ان سے دُور رہنے میں ہی عافِیَّت سمجھتے ہیں۔ دوسروں کے مال پر نظر رکھنے کے بجائے جو قناعت اختیار کرے وہ دونوں جہاں میں کامیاب ہے۔ (فیضانِ سنت، ج1، ص491 تا 493)

جن کا مال انہی پر وَبال:

حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے کہ مالدار بھی کھاتے ہیں اور ہم (نادار) بھی، وہ بھی پیتے ہیں اور ہم بھی، وہ بھی لباس پہنتے ہیں اور ہم بھی، وہ بھی سُوار ہوتے ہیں اور ہم بھی۔ ان کے پاس بہت سا زائد مال ہوتا ہے جس کی جانب وہ بھی دیکھتے رہتے ہیں اور ہم بھی ان کے ساتھ ان کے مالوں کو دیکھتے ہیں، مگر ان کے مال کا حساب صرف انہی سے ہوگا اور ہم اس سے بری ہوں گے۔

(الزھد لابن مبارک، باب فی طلب الحلال، الحدیث: 592، ج1، ص210)

بھلائی کس میں ہے؟

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! آج کل مال و دولت کو خیر و بھلائی اور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل سمجھا جاتا ہے۔ جو صحیح نہیں۔ چنانچہ،

حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”بھلائی اس میں نہیں کہ تمہیں کثیر مال و اولاد مل جائے بلکہ بھلائی تو اس میں ہے کہ تمہارا حِلم بڑھے، علم ترقی کرے اور تم اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں دوسرے لوگوں سے آگے بڑھ جاؤ اور جب کوئی نیکی کرنے کی سعادت پاؤ تو اس پر اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بجالاؤ اور گناہ ہو جانے پر اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے بخشش کا سوال کرو۔“

(المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب کلام ابی الدَرْدَاء، الحدیث6، ج8، ص167)

سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مال سے نفرت:

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عبادت سے محبت اور مالِ دنیا سے دور رہنے کے متعلق ارشاد فرمایا: ”اَللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو اور جان لو! وہ قلیل مال جو تمہاری دنیوی فکروں سے نجات کا ذریعہ بنے اس کثیر مال سے بہتر ہے جو تمہاری غفلت کا سبب بنے۔ جان لو! نیکی کبھی پرانی نہیں ہوتی اور گناہ کبھی بھلایا نہیں جاتا۔“ (المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد باب کلام ابی الدَّرْدَاء، الحدیث1، ج8، ص167)

اصلاحِ امت کا جذبہ:

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہر لمحہ نیکیاں کمانے کی کوشش میں لگے رہتے۔ آپ کی راتیں اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے ہوئے گزرتیں تو دن روزے کی حالت میں بسر ہوتے۔ اور آپ ہر وقت اس فکر میں مبتلا رہتے کہ **کاش!** باقی سب مسلمان بھی دنیا سے منہ موڑ کر صرف اَللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ چنانچہ،

حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ سیدہ اُمّ دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ میرے پاس تشریف لائے تو بڑے غصے میں تھے۔ میں نے غصہ کا سبب پوچھا تو فرمانے لگے: ”اَللہ

عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت کے کاموں میں صرف یہ پاتا ہوں کہ وہ نماز جماعت سے پڑھ لیتے ہیں۔'' (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلاۃ الفجرفی جماعۃ، الحدیث:650، ج1، ص233)

سُبْحَانَ اللہِ! سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا لوگوں کی بے عملی پر کڑھنے کا جذبہ ملاحظہ کیجئے۔ چونکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خود عابد و زاہد، روزہ دار و شب بیدار تھے لہذا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ چاہتے تھے کہ تمام مسلمان بھی اسی اندازِ حیات کو اختیار کر کے ان کی طرح عابد و زاہد بن جائیں۔

دعوتِ اسلامی اور اصلاحِ امت کا مدنی جذبہ:

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! اَللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نیک بننے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ عطا فرمائے۔ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' کے سنّتوں بھرے، مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے وابستگی اس جذبہ کا عملی پیکر بناتی ہے۔ چنانچہ،

منڈی بہاؤالدین (پنجاب، پاکستان) کے رہائشی ایک اسلامی بھائی کے مکتوب کا خلاصہ ہے کہ میرے شب و روز گناہوں میں بسر ہو رہے تھے مگر **دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی کی نیکی کی دعوت اور مسلمانوں سے خیر خواہی کی کڑھن میری بگڑی بنا گئی**، وہ اس طرح کہ وہ اسلامی بھائی مجھ پر انفرادی کوشش کر کے

اپنے ساتھ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں لے جاتے۔ اس طرح اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مرکز الاولیاء (لاہور) میں مینارِ پاکستان کے پاس ہونے والے صوبائی سطح کے اجتماع میں حاضری کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

وہ اسلامی بھائی کسی دوسرے علاقہ میں شفٹ ہوگئے تو مجھ پر سستی غالب آگئی اور میں نے اجتماع میں جانا چھوڑ دیا۔ مگر اس اسلامی بھائی کے مدنی ذہن پر صد آفرین! کہ انہوں نے ''**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے**'' کے مدنی مقصد کے تحت میری خبر گیری نہ چھوڑی، بلکہ مسلسل میرے بارے میں دوسرے اسلامی بھائیوں سے پوچھا کرتے اور جب **انہیں معلوم ہوا کہ میں نے اجتماع میں جانا چھوڑ دیا ہے اور واپس اپنی پرانی رَوِش کی جانب لوٹ رہا ہوں** تو انہوں نے علاقہ کے دو اسلامی بھائیوں کی ذمہ داری لگائی کہ وہ مجھے اپنے ساتھ اجتماع میں لے کر آیا کریں۔ چنانچہ، وہ دونوں اسلامی بھائی مجھے اپنے ساتھ لے جانے کے لئے اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ وقت نکال کر نہ صرف اجتماع بلکہ مغرب اور عشاء کی نمازوں کے لئے بھی میرے گھر تشریف لاتے **مگر مجھ گنہگار پر نفس و شیطان کا ایسا غلبہ طاری ہوچکا تھا کہ اپنے چھوٹے بھائی سے کہلا بھیجتا کہ گھر پر نہیں ہوں۔**

اس طرح مسلسل چار ہفتے گزر گئے، وہ دونوں اسلامی بھائی تشریف لاتے اور میں ہر بار کہلا بھیجتا کہ گھر پر نہیں ہوں۔ **مگر نجانے دعوتِ اسلامی کا مہکا مہکا اور سنّتوں بھرا مدنی ماحول کن جذبوں سے آشنا کر دیتا ہے** کہ اس ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت

سے ہر اسلامی بھائی کے دل میں نیکیوں سے محبت اور برائیوں سے نفرت کا ایسا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے کہ اس کا دل حضرت سَیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرح ہر وقت دوسروں کی اصلاح کی کوشش کے مدنی مقصد پر عمل کے سلسلے میں کڑھتا رہتا ہے۔ چنانچہ، یہی وجہ ہے کہ میری اس قدر بے رخی کے باوجود ان دونوں اسلامی بھائیوں کا حوصلہ پست ہوا نہ ٹوٹا۔ اور آخر ایک دن میرے مقدر کا ستارہ چمکا اور میری والدہ ماجدہ نے مجھ سے پوچھ لیا: ''یہ سبز سبز عمامہ والے تمہارے پاس کیوں آتے ہیں؟'' تو میں نے سچ بتاتے ہوئے عرض کی: ''مجھے نماز کے لئے بلانے آتے ہیں۔'' تو والدہ محترمہ فرمانے لگیں: ''یہ تو بہت اچھی بات ہے، تم ضرور جایا کرو۔'' مگر میں نے سارا دن کام کی وجہ سے تھکاوٹ کا عذر پیش کیا تو والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ نماز پڑھا کرو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ تھکاوٹ خود ہی دور ہو جائے گی۔

بس اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہو گیا اور میں نے مسجِد کا رخ کر لیا اور پھر آہستہ آہستہ مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوتا چلا گیا، سر پر عِمَامَہ کا تاج سج گیا، ساتھ ہی زلفیں اور داڑھی بھی سجالی اور امیرِ اہلسنّت کا مرید بن گیا۔ ایک وقت یہ تھا کہ میں نمازوں میں سستی کیا کرتا تھا مگر اب اسلامی بھائیوں کی سچی لگن، خیر خواہی امّت کے جذبے کی برکت سے نیکی کی دعوت دینے والا بن چکا ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میرے دو مدنی منے ہیں اور میں نے دونوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے وقف کرنے کی نیت کی ہوئی ہے۔

مختصر سی زندگی ہے بھائیو!
نیکیاں کیجے نہ غفلت کیجئے
گر رِضائے مصطفٰے درکار ہے
سنّتوں کی خوب خدمت کیجئے
سنّتیں اپنا کے حاصل بھائیو!
رحمتِ مولیٰ سے جنّت کیجئے

(وسائلِ بخشش، ص120)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعَالٰی علٰی مُحَمَّد

سیدنا ابودرداء اور نیکی کی دعوت کا جذبہ:

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ ہر دم نیکی کی دعوت عام کرنے کے جذبہ سے سرشار رہتے۔ اسی لئے ایک بار امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ سے شام جانے کی اجازت طلب کی تو آپ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ نے انکار کردیا، پھر اس شرط پر جانے کی اجازت دی کہ وہاں کے گورنر بن جائیں مگر سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ نے گورنر بننا قبول نہ فرمایا اور عرض کی: ''میں شام اس لئے جانا چاہتا ہوں تاکہ وہاں کے لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتیں سکھاؤں اور انہیں سنَّت کے مطابق نماز پڑھاؤں۔''

سیّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ **کے نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ دیکھ کر امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم** رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ **انکار نہ فرما سکے** اور آخر کار انہیں جانے کی اجازت عطا فرما دی۔ شام میں عام طور پر لوگوں کی عادت یہ تھی کہ گرمیوں کے موسم میں جہاد میں مصروف رہتے اور جب سردیوں کا موسم آتا تو واپس اپنی چھاؤنیوں میں لوٹ آتے۔ ایسی ہی ایک چھاؤنی میں سیِّدُنا ابو دَرْداء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ لوگوں کو نیکی کی دعوت دیا کرتے تھے۔ چنانچہ،

سردیوں کے ایام میں جب تمام لوگ چھاؤنیوں میں جمع تھے تو ایک دن امیر المؤمنین سیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ شام جا پہنچے اور چھاؤنی کے قریب جا کر رات کا انتظار کرنے لگے۔ جب رات کا اندھیرا خوب پھیل گیا تو اپنے خادم سے فرمایا: ”اے یَرْفا! چلو مجھے یزید بن ابی سفیان کے پاس لے چلو تا کہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ سکوں کہ کیا ان کے پاس قصے کہانیاں سنانے والے موجود ہیں؟ اور کیا وقف کے مال میں سے اس وقت بھی ان کے ہاں چراغ روشن ہے؟ اور کہیں ان کے بستر ریشم کے تو نہیں؟ اور جب وہاں پہنچو تو پہلے سلام کرنا جب وہ جواب دیں تو اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کرنا۔ اگر وہ تجھے اندر داخل ہونے کی اجازت نہ دیں تو اپنا تعارف کروانا پھر میرے متعلق بھی بتا دینا۔“

پس دونوں چل دیئے اور جیسا امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا تھا ویسے ہی ہوا۔ جب امیر المؤمنین سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ نے

سیِّدُ نا یزید بن ابی سفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس قصہ گو افراد کے علاوہ مسلمانوں کے مال سے روشن چراغ اور ریشم کے بستر و گاؤ تکیے وغیرہ ملاحظہ فرمائے تو خادم کو فرمایا: ''اے یرْفا! دروازے پر کھڑے ہو جاؤ۔'' اور پھر خود اپنے دُرّے کو کانوں پر لٹکا کر سارا سامان گھر کے درمیان باندھ دیا اور وہاں موجود لوگوں سے فرمایا کہ میری واپسی تک کوئی بھی یہاں سے نہیں جائے گا۔

اس کے بعد امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے خادم کے ساتھ پہلے حضرت عمْرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس اور پھر حضرت ابو موسیٰ اشْعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گئے اور ان کے ہاں بھی یہی سب کچھ دیکھ کر وہی کچھ کیا جو سیِّدُ نا یزید بن ابی سفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ کیا تھا۔ اور پھر اپنے خادم سے فرمانے لگے: ''اے یرْفا! چلو اب مجھے میرے بھائی ابو دَرْداء کے پاس لے چلو تاکہ میں انہیں بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں (کہیں وہ بھی تو ایسے ہی نہیں ہو گئے) حالانکہ مجھے یقین ہے کہ ان کے پاس قصہ گو افراد ہوں گے نہ چراغ اور نہ ہی ان کا دروازہ بند ہو گا بلکہ ان کا بستر کنکریوں کا اور تکیہ عام سی گُدڑی کا ہو گا اور وہ باریک چادر اوڑھے ہوئے سخت سردی میں کپکپا رہے ہوں گے۔''

واقعی جب امیر المؤمنین سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُ نا ابو دَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملاقات کے لئے ان کے گھر پہنچے تو انہیں بالکل ویسے ہی پایا جیسا ان کے بارے میں سوچا تھا۔ وہ اندھیرے گھر میں بغیر چراغ کے تشریف فرما

تھے، جب سیِّدُ نا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ٹٹول ٹٹول کر ان تک پہنچے اور ان سے فرمایا: ”اے میرے بھائی! اَللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! کیا ہم نے آپ کو بہتر انتظامات نہ دیئے تھے؟“ تو سیِّدُ نا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ”اے امیر المؤمنین! کیا آپ کو نبیوں کے تاجور، محبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے مروی روایت یاد نہیں؟“ پوچھا: ”کون سی؟“ عرض کی: ”وہ روایت جس کا مضمون یہ ہے کہ تمہارے پاس دنیا کا صرف اتنا مال ہونا چاہئے جتنا مسافر کے پاس زادِ راہ ہوتا ہے۔“ حضرت سیِّدُ نا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”ہاں مجھے یاد ہے۔“ اس پر سیِّدُ نا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ”اے امیر المؤمنین! سرورِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اس جہانِ فانی سے پردہ فرمانے کے بعد ہم نے کیا کیا؟“ سیِّدُ نا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ سن کر زار و قطار رونے لگے اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ سیِّدُ نا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی رونے لگے۔ اور پھر یہ دونوں عظیم صحابی ساری رات روتے رہے یہاں تک کہ رات گزر گئی اور صبح ہوگئی۔

(تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم 5463 عویمر بن زید بن قیس، ج47، ص135 تا 136 مختصراً)

سُبْحَانَ اللّٰہِ! سیِّدُ نا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اندازِ حیات پر قربان جایئے، ان کے دل میں سُنّتیں سکھانے کا کیسا جذبہ کارفرما تھا کہ اس کے لئے مدینہ منورہ کی پر بہار فضاؤں کو چھوڑ کر ملک شام کا سفر اختیار کیا اور ملک شام میں دنیاوی عَیْش و عِشْرَت سے اس لئے دور رہے کہ ان کے پیشِ نظر تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و

سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان تھا۔ اور ایک ہم ہیں کہ دنیاوی عیش و عشرت کے دِلدادہ ہوتے چلے جارہے ہیں اور دنیا کی لذتوں میں گم ہو کر نیکی کی دعوت دینے اور ایسی دعوت دینے والوں سے بھی دور ہو چکے ہیں۔

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کا ہر کام اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی کے لئے ہونا چاہیے، مگر بد قسمتی سے ہماری اکثریت نیکی کے راستے سے دور ہوتی جارہی ہے، شاید اِسی وجہ سے ہمیں طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا ہے، کوئی بیمار ہے تو کوئی قرضدار، کوئی گھریلو ناچاقیوں کا شکار ہے تو کوئی تنگدست و بے روزگار، کوئی اَولاد کا طلبگار ہے تو کوئی نافرمان اَولاد کی وجہ سے بیزار۔ الغرض ہر ایک کسی نہ کسی مصیبت میں گرِفتار ہے یقیناً دنیا و آخرت کی ہر پریشانی کا واحد حل اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بتائے ہوئے کاموں میں لگ جانا ہے۔ مسلمانوں کے لئے سب سے پہلا فرض نماز ہے مگر افسوس! کہ ہماری مسجِدیں ویران ہیں۔

زِندگی بے حد مختصر ہے، یقیناً سمجھدار وہی ہے کہ جتنا دنیا میں رہنا ہے اُتنا دنیا کے لئے اور جتنا عرصہ قَبْر و آخرت کا ہے اُتنی قَبْر و آخرت کی تیاری میں مشغول رہے، کئی ہنستے بولتے انسان اچانک موت کا شکار ہو کر دیکھتے ہی دیکھتے اندھیری قَبْر میں پہنچ جاتے ہیں اِسی طرح ہمیں بھی مرنا پڑے گا اَندھیری قَبْر میں اُترنا پڑے گا اپنی کرنی کا پھل بُھگتنا پڑے گا۔ قَبْر روزانہ پکار کر کہتی ہے: اے آدمی! کیا تو مجھے بھول گیا؟ یاد رکھ میں تنہائی کا گھر ہوں،

میں اَجنبیت کا گھر ہوں، میں گھبراہٹ کا گھر ہوں، میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں، میں تنگی کا گھر ہوں، مگر جس کے لئے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے وسیع کردے۔ایک حدیث شریف میں ہے: ''قَبْر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔'' (المعجم الاوسط، الحدیث ۸۶۱۳، ج۶، ص ۲۳۲)

جب قَبْر سے نکلیں گے تو قیامت کا پچاس ہزار سالہ دن ہو گا، سورج سوا میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا، تانبے کی دَہکتی ہوئی زمین پر ننگے پاؤں کھڑا کیا جائے گا۔یاد رکھئے کہ اُس وقت تک بندہ قیامت کے روز قدم نہیں ہٹا سکے گا جب تک اُس سے چار سوال نہ کر لئے جائیں: (۱) عمر کس کام میں صرف کی؟ (۲) جوانی کیسے گزاری؟ (۳) مال کس طرح کمایا اور کس طرح خرچ کیا؟ (٤) اپنے علم پر کہاں تک عمل کیا؟

دنیا ہلاک و برباد کرنے والی ہے:

حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سیِّدُنا ابو عُبَیدہ بِن جَرَّاح رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ کو بَحْرِین جِزْیَہ لانے کے لئے بھیجا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اہلِ بَحْرِین سے صلح فرما کر حضرت علاء بن حَضْرَمی رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ کو ان پر حاکم مقرر فرما رکھا تھا۔جب حضرت سیِّدُنا ابو عبیدہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ مال لے کر بَحْرِین سے واپس لوٹے تو انصار نے ان کے آنے کی خبر سن لی اور سب نے نمازِ فَجْر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ادا کی۔جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نماز ادا فرما کر واپس جانے لگے تو سب آپ صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں دیکھ کر تَبَسُّم فرمایا اور ارشاد فرمایا: ''میرے خیال میں تم نے سن لیا ہے کہ ابو عبیدہ مال لے کر آگئے ہیں۔'' عرض کی: ''جی ہاں یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم!'' فرمایا: ''تو خوش ہو جاؤ اور اس بات کی امید رکھو جو تمہیں خوش کر دے۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے تمہارے غریب ہو جانے کا ڈر نہیں۔ بلکہ مجھے تو ڈر ہے کہ دنیا تم پر کشادہ نہ ہو جائے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی۔ پھر تم ایک دوسرے سے جلنے لگو جیسے پہلے لوگ جلنے لگے تھے اور یہ تمہیں بھی ویسے ہی ہلاک کر دے جیسے پہلے لوگوں کو اس نے کیا تھا۔'' (صحیح البخاری، کتاب الجزیۃ، باب الجزیۃ والموادعۃ۔۔۔الخ، الحدیث: 3158، ج2، ص363)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ ''حضورِ انور کا یہ فرمان حضرات صحابہ کو ڈرانے اور احتیاط برتنے کے لیے ہے۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضور کے صحابہ کو دنیاوی ناجائز رغبت اور ہلاکت یعنی کفر و طغیان سے محفوظ رکھا۔ وہ حضرات بادشاہ و امیر ہو کر بھی دنیا میں پھنسے نہیں۔ حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس اپنی خلافت کے زمانہ میں ایک ہی کرتہ تھا۔ جسے دھو دھو کر پہنتے تھے۔ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر کے کَفَن کے لیے گھر میں کپڑا نہ تھا۔ پہنے ہوئے کپڑے دھو کر انہیں میں آپ کو دفن کر دیا گیا، حضرت سَیِّدُنا علی نے اپنے زمانہ خلافت میں فرمایا کہ میں اپنی تلوار فروخت کرنا چاہتا ہوں کہ آج گھر کا خرچ چلا سکوں۔ وہ حضرات امیری میں فقیری کر گئے۔'' (مراۃ المناجیح، کتاب الرقاق، الفصل الاول، ج7، ص9)

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! دیکھئے امیر المؤمنین صدیق اکبر، فاروق اعظم اور مولا مشکل کشا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی سیرت مبارکہ کہ دورِ خلافت میں بھی دنیا سے بے رغبتی کا کیا عالم تھا۔

مرا دل پاک ہو سرکار دنیا کی محبت سے
مجھے ہو جائے نفرت کاش! آقا مال و دولت سے

(وسائلِ بخشش، ص133)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

قومِ عاد کے ترکہ کی قیمت:

حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جب اہل دمشق کو مال و دولت جمع کرتے ہوئے دیکھا، اور دیکھا کہ وہ اپنے رہنے کے لئے پختہ مکانات بنانے میں مشغول ہو کر آخرت کو بھلاتے جا رہے ہیں تو انہیں نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے اہل دمشق! کیا تم حیا نہیں کرتے؟ اتنا مال جمع کرتے ہو جو کھا نہ سکو گے۔ایسے مکان تعمیر کرتے ہو جن میں رہ نہ پاؤ گے اور ایسی امیدیں باندھتے ہو جو پوری نہ ہو سکیں گی۔ تم سے پہلے بھی ایسے لوگ گزرے ہیں جنہوں نے مال جمع کیا، لمبی امیدیں باندھیں اور مضبوط عمارتیں تعمیر کیں لیکن ان کے جمع شدہ اموال تباہ و برباد ہوگئے،ان کی امیدیں خاک میں مل گئیں اور ان کے محلات ان کی قبروں میں

تبدیل ہو گئے، یہ قومِ عاد تھی، جس نے ''عَدَن'' سے لے کر ''عمان'' تک مال جمع کیااور کثیر اولاد پائی، پس تو کوئی ہے جو مجھ سے قومِ عاد کا ترکہ دو دِرہم کے عوض خرید لے ؟'' (شعب الایمان للبیہقی، باب فی الزھد وقصر الامل، فصل فی ذم بناء مالایحتاج الیہ من الدور، الحدیث: 10740، ج7، ص398، بتغیرٍ)

ویران عمارتوں سے عبرت:

حضرت سیِّدُنا مَکْحُوْل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ویران و برباد عمارتوں کے پاس جا کر کہتے: ''اے برباد ہونے والی عِمارتو! تمہارے پہلے رہائشی برباد ہو کر کہاں چلے گئے ؟''

(الزھد لوکیع، باب الخرب، الحدیث: 509، الجزء الثانی، ص823)

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کا طریقہ تھا۔ **اَللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی دنیا سے بے رغبتی عطا فرما دے۔ اور **اے کاش!** ہمارے دل سے دنیا کی محبت نکل جائے اور ہم عبادت و ریاضت میں لگ جائیں۔ اور **اے کاش! اَللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں کسی کا محتاج نہ کرے اور ہمیں اخلاص کی دولت مل جائے۔

اصلی گھر:

حضرت سیِّدُنا محمد بن کعب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ رات کے وقت حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس چند لوگ بطورِ مہمان آئے تو آپ

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کی گرما گرم کھانے سے تواضُع فرمائی مگر رات گزارنے کے لئے کوئی لِحاف نہ بھیجا تو ان میں سے ایک بولا: حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھانا تو بھیج دیا ہے مگر لِحاف نہیں بھیجے، میں جا کر عرض کرتا ہوں۔ تو ایک دوسرے مہمان نے ایسا کرنے سے روکا مگر وہ نہ رکا۔ پس جب وہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس ایسے بستر ہیں جنہیں بستر بھی نہیں کہا جا سکتا تھا۔ تو وہ شخص حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے یہ کہتے ہوئے واپس چل دیا کہ میرے خیال میں رات گزارنے کے لئے آپ کے پاس ایسے ہی بستر ہیں جو ہمارے پاس ہیں۔ تو حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ہمارا ایک اصلی گھر ہے جس کے لئے ہم سامان جمع کر رہے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے، لہٰذا ہم نے اپنے بستر اور لحاف وغیرہ وہاں بھیج دیئے ہیں، اگر ہمارے پاس ایسی کوئی شے ہوتی تو ضرور آپ لوگوں کی خدمت میں حاضر کر دیتے۔ نیز ہمارے پیچھے ایک گھاٹی ہے جس سے ہلکے بوجھ والے لوگ بھاری بھر کم سامان رکھنے والوں کی بہ نسبت آسانی سے گزر جائیں گے۔ (صفۃ الصفوۃ، الرقم 76 ابو الدَّرْدَاء عویمر بن زید، ج1، ص324، مختصرًا)

اور ایک روایت میں حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک بار حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: ''کیا بات ہے آپ اپنے مہمانوں کی اس طرح ضیافت نہیں کرتے جس طرح دوسرے لوگ کرتے ہیں؟'' تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”تمہارے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے جسے بھاری بوجھ والے عُبُور نہیں کر سکیں گے۔“ لہٰذا اس گھاٹی کو عُبُور کرنے کے لئے مجھے ہلکے بوجھ والا رہنا پسند ہے۔“ (المستدرك، كتاب الأهوال، باب موت ابن وهب بسمع كتاب الأهوال، الحديث:8753، ج5، ص792)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دستُور ہے کہ جتنا مال زِیادہ اُتنا ہی وَبال بھی زِیادہ۔ سفر کا بھی اُصول ہے کہ بس یا رَیل گاڑی وغیرہ میں جس کے پاس زِیادہ سامان ہوتا ہے وہ اُتنا ہی پریشان ہوتا ہے۔ نیز جو لوگ بَیرونی ممالک کا سفر کرتے ہیں اُن کو تجرِبہ ہوگا کہ زِیادہ سامان والے کسٹم وغیرہ میں کس قدر پریشان ہوتے ہیں! اِسی طرح جس کے پاس دنیا کے مال کا بوجھ کم ہو گا اُسے آخرت میں آسانی رہے گی۔ چنانچہ،

پُل صراط سے گزرنے والوں کے مختلف انداز:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 480 صَفحات پر مشتمل کتاب، ”**بیاناتِ عطّاریہ (حصہ اول)**“ صَفْحَہ 441 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ میرے سرتاج، صاحِبِ معراج، محبوبِ ربِّ بے نیاز صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جَہَنَّم پر ایک پُل ہے جو بال سے زِیادہ باریک اور تلوار سے تیز تر ہے، اس پر لوہے کے کُنڈے اور کانٹے ہیں جو کہ اُسے پکڑیں گے جسے اَللہ تعالٰی چاہے گا۔ لوگ اُس

پر گزریں گے، بعض پلک جھپکنے کی طرح، بعض بجلی کی طرح، بعض ہوا کی طرح، بعض بہترین اور اچھے گھوڑوں اور اُونٹوں کی طرح (گزریں گے) اور فرشتے کہتے ہوں گے: ''رَبِّ سَلِّمْ، رَبِّ سَلِّمْ'' اے پروردگار! سلامتی سے گزار، اے پروردگار! سلامتی سے گزار۔ بعض مسلمان نَجات پائیں گے، بعض زخمی ہوں گے، بعض اوندھے ہوں گے، بعض مُنہ کے بل جہنَّم میں گر پڑیں گے۔'' (مسند امام احمد، الحدیث: ۲۴۸۴۷، ج۹، ص ۴۱۵)

حکیمُ الْاُمَّت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْحَنَّان مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح میں پل صراط سے گزرنے والوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان کی رفتاروں میں یہ فرق ان کے نیک اعمال اور اخلاص کی وجہ سے ہو گا، جیسا عمل اور جیسا اخلاص ویسی وہاں کی رفتار۔ یہاں اَشِعَّۃُ اللَّمْعَات نے فرمایا کہ اعمال سبب رفتار ہیں اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ کرم اصلی وجہ رفتار کی ہے جتنا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قرب زیادہ اتنی رفتار تیز۔ (مراۃ المناجیح، حوض و شفاعت کا بیان، ج7، ص 474)

سیِّدُنا اَبُودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا خوفِ آخرت

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کسی جنازے میں شرکت کے لئے گئے تو میت کے گھر والوں کو روتے دیکھ کر ارشاد فرمایا: ''یہ کیسے بھولے لوگ ہیں، کل خود مرنے والے ہیں اور آج اس مرنے والے پر رو رہے ہیں۔''

(الزہد لابی داؤد، باب من خبر ابی الدَّرْدَاء، الحدیث: 248، ص215)

لمحہ بھر غور و فکر کرنے کی فضیلت:

حضرت سَیِّدَتُنا ام دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے کہ (آخرت کے معاملات میں) لمحہ بھر غور و فکر کرنا ساری رات کی (نفلی) عبادت سے بہتر ہے۔

(الزھد لابی داؤد، باب من خبر ابی الدَّرْدَاء، الحدیث: 209، ص192)

روزِ آخرت سب سے زیادہ خوف والی بات:

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ آخرت کے حساب سے اس قدر ڈرتے تھے کہ فرمایا کرتے: ”مجھے سب سے زیادہ اس بات سے خوف آتا ہے کہ قیامت کے دن میرا نام لے کر پوچھا جائے: ”اے **عُوَیْمِر!** کیا تو نے علم حاصل کیا یا جاہل رہے؟“ اگر میں نے عرض کی کہ علم حاصل کیا ہے۔ تو پھر مجھ سے حکم اور ممانعت والی ہر آیتِ قرآنی کے متعلق پوچھ گچھ کی جائے گی کہ کیا تو نے ان آیات پر عمل بھی کیا؟ میں نفع نہ دینے والے علم، سیر نہ ہونے والے نفس اور قبول نہ ہونے والی دعا سے **اَللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

(الزھد لابی داؤد، باب من خبر ابی الدَّرْدَاء، الحدیث: 224، ص201، مفھومًا)

ایک روایت میں ہے کہ آپ فرمایا کرتے کہ ”مجھے سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہے کہ جب میں قیامت کے دن حساب کے لئے کھڑا ہوں تو مجھ سے کہا جائے:

تم نے علم تو حاصل کیا لیکن اپنے علم پر عمل کیوں نہ کیا؟“

(المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب کلام ابی الدَرْدَاء، الحدیث: 19، ج8، ص169)

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! ہلاکت ہے ہلاکت! اگر سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خوفِ آخرت کا یہ عالم ہے کہ وہ اس بات سے ڈرا کرتے کہ کہیں قیامت کے دن ان سے یہ نہ پوچھ لیا جائے کہ علم تو حاصل کیا لیکن عمل کیوں نہ کیا؟ تو ہمارا عالم کیا ہو گا؟ مقامِ غور ہے اور یہی نہیں بلکہ سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تو یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ **اے کاش!** میں انسان کے بجائے اپنے گھر والوں کے لئے بکری کا ایک بچہ ہوتا اور جب ان کے پاس کوئی مہمان آتا تو یہ اس بکری کے بچے کو ذَبْح کر لیتے اور خود بھی کھاتے اور مہمانوں کو بھی کھلاتے۔

(الزھد لابن مبارک، باب تعظیم ذکر اللہ عزوجل، الحدیث: 238، ص80)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور دوسرے بزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے حسابِ آخِرَت سے ڈرنے کا یہ عالم تھا کہ وہ تمنّا کیا کرتے کہ کاش! دنیا میں پیدا ہی نہ ہوتے۔ اے کاش! ہمیں بھی خوفِ آخِرَت کی دولت نصیب ہو جائے۔ ہمارے شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا اس بارے میں کیا ہی خوب کلام ہے، جسے نَزْع کی سختیوں، قَبْر کی ہولناکیوں، محشر کی دشواریوں اور جہنم کی خوفناک وادیوں کا تصور باندھ کر خوفِ خدا سے لرزتے ہوئے اشکبار آنکھوں سے پڑھئے:

کاش! کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا

کاش! کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا — قبْر و حشْر کا ہر غم خَتْم ہو گیا ہوتا
آہ! سَلْبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے — کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا
آکے نہ پھنْسا ہوتا میں بطورِ انساں کاش! — کاش! میں مدینے کا اُونٹ بن گیا ہوتا
اُونٹ بن گیا ہوتا اور عیدِ قُرباں میں — کاش! دستِ آقا سے نَحْر ہوگیا ہوتا
کاش! میں مدینے کا کوئی دُنبہ ہوتا یا — سینگ والا چِتکبرا مینڈھا بن گیا ہوتا
تار بن گیا ہوتا مرشدی کے کُرتے کا — مرشدی کے سینے کا بال بن گیا ہوتا
دو جہاں کی فکروں سے یوں نَجات مل جاتی — میں مدینے کا سچ مچ کتّا بن گیا ہوتا
کاش! ایسا ہوجاتا خاک بن کے طیبہ کی — مصطفٰے کے قدموں سے میں لپٹ گیا ہوتا
پھول بن گیا ہوتا گلشن مدینہ کا — کاش! ان کے صَحرا کا خار بن گیا ہوتا
میں بجائے انساں کے کوئی پودا ہوتا یا — نَخْل بن کے طیبہ کے باغ میں کھڑا ہوتا
گلشن مدینہ کا کاش! ہوتا میں سبزہ — یا بطورِ تنکا ہی میں وہاں پڑا ہوتا
مرغ زارِ طیبہ کا کاش! ہوتا پروانہ — گِرْد شمع پھر پھر کر کاش! جل گیا ہوتا
کاش! خَر یا خَچَّر یا گھوڑا بن کر آتا اور — آپ نے بھی کھونٹے سے باندھ کر رکھا ہوتا
جاں کنی کی تکلیفیں ذَبح سے ہیں بڑھ کر کاش! — مرغ بن کے طیبہ میں ذَبْح ہو گیا ہوتا
آہ! کثرتِ عصیاں ہائے! خوف دوزخ کا — کاش! اِس جہاں کا میں نہ بَشَر بنا ہوتا

شور اُٹھا یہ محشر میں خُلد میں گیا عطارؔ
گر نہ وہ بچاتے تو نار میں گیا ہوتا

(وسائلِ بخشش، ص 142)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کوئی صبح جاتا ہے تو کوئی شام:

حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ جب کوئی جنازہ دیکھتے تو فرماتے: ''تم صبح کو چل پڑے ہم شام کو تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔'' یا فرماتے: ''تم شام کو چلے ہم صبح آنے والے ہیں، موت بہت بڑی نصیحت ہے لیکن غَفْلت بھی بہت جَلْد طاری ہو جاتی ہے اور نصیحت کے لئے موت ہی کافی ہے، مُتَقَدِّمِین (یعنی سلف صالحین) اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اور جو بعد والے ہیں ان میں حِلْم و بُرْدباری نام کی کوئی چیز نہیں۔''

(الزھد لابی داؤد، باب من خبر الی الدَّرْدَاء ، الحدیث: 261، ص222)

سیِّدُنا ابو دَرْدَاء کی تین محبوب چیزیں:

حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے کہ اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو میں موت کو ترجیح دیتا۔ عرض کی گئی: ''وہ تین چیزیں کون سی ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''(1) دن رات اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حضور سجدے کرنا (2) سخت گرمی کے دنوں میں پیاسا رہنا (یعنی روزے رکھنا) اور (3) ان لوگوں کے حلقوں میں بیٹھنا جو کلام کو عمدہ پھلوں کی طرح چنتے ہیں۔'' پھر فرمایا: ''کمال درجہ کا تقویٰ یہ ہے کہ بندہ ایک ذرّہ کے معاملے میں بھی اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے اور جس حلال میں ذرّہ بھر حرام کا شبہ ہو اسے ترک کر دے، اس طرح وہ اپنے اور حرام کے درمیان مَضْبوط آڑ بنا لے گا۔ چنانچہ، اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے مُقَدَّس کلام میں بندوں کے انجام کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ ﴿۷﴾ وَ مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ﴿۸﴾ (پ30، الزلزال: 7,8)

ترجمۂ کنزالایمان: توجو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

اس لئے تم کسی برائی کو معمولی نہ سمجھو اور نہ ہی کسی نیکی کو حقیر جانو۔''

(الزھد الکبیر للبیھقی، الحدیث: 870، ص324)

اور آپ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ یہ بھی فرمایا کرتے کہ تین چیزیں جنہیں لوگ ناپسند کرتے ہیں مجھے بہت مَحْبوب ہیں: (۱) فَقْر (۲) مَرَض اور (۳) موت۔

(الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد ابی الدَّرْداء، الحدیث: 736، ص162، بتغیرٍ)

ایک روایت میں آپ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ نے اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں دیدارِ باری تعالٰی کے شوق کی وجہ سے موت کو پسند کرتا ہوں۔ اور اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حضور گڑگڑانے کے لئے فَقْر کو پسند کرتا ہوں اور بیماری کو اس لئے پسند کرتا ہوں تاکہ یہ میرے گناہوں کا کفارہ ہو۔ (المرجع السابق، الحدیث: 811، ص172)

مَحبّت میں اپنی گُما یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ

مَحبت میں اپنی گُما یا الٰہی ‎ ‎ نہ پاؤں میں اپنا پتا یا الٰہی
مرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دم ‎ ‎ ترے خوف سے یاخدا یا الٰہی
مرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر ‎ ‎ کر اُلفت میں اپنی فنا یا الٰہی
مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو ‎ ‎ کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی

عبادت میں گزرے مری زندگانی　　کرم ہو کرم یا خدا یا الٰہی
مسلماں ہے عطارؔ تیری عطا سے　　ہو ایمان پر خاتِمہ یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نزدیک عالم کون؟

حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو علم و عمل اور اہل علم سے بہت محبت تھی۔ آپ سے علما کی پہچان کے بارے میں بہت سے اقوال مروی ہیں۔ چنانچہ،

ایک بار آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بندے کے عالم ہونے کی پہچان بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ”اہل علم حضرات کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، ان کے ساتھ چلنا پھرنا اور ان کی مجالس میں شریک ہونا آدمی کے عالم ہونے کی علامت ہے۔“

(التاریخ الکبیر للبخاری، باب الشین، باب شریك، الحدیث:2653، ج4، ص200، بتغیرٍ)

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ علمی اجتماعات میں شریک ہونے، علما کی بارگاہ میں حاضر رہنے اور ان کی خدمت کی برکت سے بندے کو علم کی دولت ملتی ہے۔ جس کے چوری ہونے کا ڈر اور خوف ہوتا ہے نہ چھن جانے کا۔ لہٰذا ہمیں کوشش کرنا چاہئے کہ تَبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے مَدَنی

ماحول سے وابستہ ہو جائیں تاکہ اس ماحول کی برکت سے ہفتہ وار اجتماعات میں شریک ہونے اور ہر ماہ تین دن سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں شریک ہونے سے ہمارا سینہ علم کے نور سے مدینہ بن جائے۔

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! اس مَدَنی ماحول میں شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری سَلَّمَہُ الْبَارِی نے ہمیں صرف علم کی باتیں سیکھنے سکھانے کا ہی ذہن نہیں دیا بلکہ علم پر عمل کی بھی ترغیب دلائی کیونکہ آپ سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اس فرمان کی عملی تصویر ہیں کہ **"اس وقت تک کوئی متقی نہیں بن سکتا جب تک عالم نہ بن جائے اور اس وقت تک کوئی علم سے آراستہ نہیں ہوسکتا جب تک اپنے علم پر عمل نہ کرے۔"** (سنن الدارمی، المقدمۃ، باب من قال العلم الخشیۃ و تقوی اللہ، الحدیث: 293، ج1، ص100، مفہوما)

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اس فرمان سے ہمیں یہ **دو مدنی پھول** ملتے ہیں کہ عمل سے علم نکھرتا ہے اور علم سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ گویا ہمارے شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت نے سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اس فرمان کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنا رکھا ہے اور یہی وجہ ہے کہ آپ کا شمار ان ہستیوں میں ہوتا ہے جو چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتیں۔

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو تاثیر کی اس دولت سے نوازا ہے کہ جب آپ بیان کرتے ہیں تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پیاری پیاری باتیں لوگوں کے

دلوں میں تاثیر کا تیر بن کر پیوست ہوتی چلی جاتی ہیں۔ کیونکہ آپ نے پہلے عمل کیا اور پھر ہمیں ترغیب دی۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے داڑھی رکھ کر جب ہمیں یہ بتایا کہ داڑھی رکھنا شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری سنّت ہے تو ہم نے بھی فوراً اپنے چہروں کو سرکار صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اس سنّت سے آراستہ کر لیا۔ آپ نے عمامہ کی پیاری پیاری سنّت پر عمل کر کے جب ہمیں بھی اس کی ترغیب دلائی تو ہم نے اسے بھی اپنے سَر کا تاج بنالیا۔

الغرض امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو جس سنّت کا علم حاصل ہوا اس پر نہ صرف آپ نے خود بھی عمل کرنے کی کوشش کی بلکہ ہمیں بھی اس پر عمل کرنے کی ترغیب دی اور ہمیں صرف وہی بات بتائی جس پر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے خود عمل کیا۔ چنانچہ، دنیا و مالِ دنیا کو خود سے دور کر کے دوسروں کو اس سے بے رَغْبتی کا درس دیا۔ فکرِ آخرت میں خوفِ خدا سے لرزتے ہوئے ہمیں بھی اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈرنے کی تربیت دی۔

مرا دل پاک ہو سرکار! دنیا کی محبت سے
مجھے ہو جائے نفرت کاش! آقا مال و دولت سے
نہ دولت دے نہ ثروت دے مجھے بس یہ سعادت دے
تیرے قدموں میں مر جاؤں میں رو رو کر مدینے میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی علم سے محبت

جب حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال الی الحق کا وقت قریب آیا توان سے عرض کی گئی کہ کچھ وصیت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا: ”بیٹھ جاؤ!“ پھر آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ جو علم اور ایمان کی تلاش میں رہتا ہے آخر پالیتا ہے۔ چنانچہ، علم حاصل کرنا ہو تو صرف چار بندوں کے پاس جانا: سیِّدُنا ابو دَرْدَاء، سیِّدُنا سلمان فارسی، سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود اور سیِّدُنا عبداللہ بن سلام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے پاس۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ، الحدیث: 22165، ج8، ص257)

سُبْحَانَ اللہِ! میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ مرتبہ ایسے ہی نہیں ملا۔ اس کے لئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سخت محنت کی، رات دن عِبادت و رِیاضَت میں مصروف رہے، ہر وقت علم حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دنیاوی عَیْش و عِشْرت کی کبھی پرواہ نہ کی اور ہمیشہ آخرت کی فکر میں مبتلا رہے۔

اے کاش! سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرح ہمارا بھی یہ مَدَنی ذہن بن جائے کہ علم دین سیکھنا ہے، عبادت کرنی ہے، نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے راہِ خدا میں سفر کرنا ہے۔ چنانچہ،

سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور نیکی کی دعوت

جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ملک شام کے شہر دِمَشْق پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ وہاں کے لوگ ناز ونِعَم کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور آسائش و آرام کے دلدادہ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کے اندازِ زِنْدَگی دیکھ کر کہ وہ دنیا کی مَحبت میں گرِفْتار ہیں بہت پریشان رہتے۔ ایسے کئی واقعات ملتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دِمَشْق کے لوگوں کو جمع کر کے ایک اِجْتماع کیا۔ (جیسے دعوتِ اسلامی عاشقانِ رسول پر اِنْفرادی کوشش کرتے ہوئے جمع کر کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کا اہتمام کرتی ہے) اور پھر کھڑے ہو کر آپ نے ان شُرَکاءِ اِجْتماع کو نیکی کی دعوت پیش کی۔ چنانچہ،

ایک بار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایسے ہی ایک اِجْتماع میں فرمایا: اے اہل دِمَشْق! تم سب دین میں اسلامی بھائی، گھروں میں ایک دوسرے کے پڑوسی اور دشمن کے مقابلے میں ایک دوسرے کے معاوِن و مَدَدگار ہو، پھر کیا وجہ ہے کہ تم مجھ سے محبت نہیں کرتے؟ میری محنت و مشقت تمہارے علاوہ دوسروں پر صرف ہو رہی ہے، میں تمہارے عُلَما کو دنیا سے رخصت ہوتے دیکھ رہا ہوں اور یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے بے علم، علم حاصل نہیں کرتے۔ تم رِزْق کی تلاش میں اپنی آخرت بھولے بیٹھے ہو۔ سنو! ایک قوم نے مَضْبوط محلّات تعمیر کئے، کثیر مال اکٹھا کیا اور لمبی لمبی اُمّیدیں باندھیں مگر وہی محلّات ان کی قبروں میں تبدیل ہو گئے، ان کی اُمّیدوں نے انہیں دھوکے میں ڈالا اور ان

کامال ضائع ہوگیا، خبردار! عِلْم حاصل کرو کیونکہ عِلْم سکھانے اور سیکھنے والا اجر میں برابر ہیں اوران دونوں کے علاوہ کسی شخص میں بھلائی نہیں۔

(حلیۃ الاولیاء، الرقم 35ابی الدَّرْدَاء ، الحدیث: 695، ج1، ص273)

ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عِبْرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا خوفِ خدا اور دنیا سے بے رغبتی دلانے والا بیان سن کر لوگ دہاڑیں مار مار کر رونے لگتے، آپ کا بیان اس قدر سوز و گداز والا ہوتا جو تاثیر کا تیر بن کر شرکائے اجتماع کے دلوں میں پیوست ہوتا چلا جاتا۔ ان کی ہچکیاں بندھ جاتیں، دنیا سے بے رغبتی کا جذبہ ان کے دلوں میں پیدا ہونے لگتا۔

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! آیئے حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اس نیکی کی دعوت پر غور تو کریں، ہم بھی تو مال جمع کرنے میں لگے ہوئے ہیں، ہم نے بھی تو دنیا کی آسائشوں کو جمع کرنا شروع کر رکھا ہے۔ ذرا غور تو کریں کہ کہاں گئے وہ لوگ اور وہ قومیں جن کے رُعب و دبدبہ کی داستانیں ہم کتابوں میں پڑھتے ہیں؟ یہ سب قومیں کہاں گئیں؟ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رَسولوں کو جھٹلانے والے لوگ کہاں چلے گئے؟

جان لیجئے کہ انہیں صَفْحۂ ہستی سے مٹادیا گیا، کسی پر آسمان سے پتّھر برسائے گئے، تو کسی کو طوفان بہالے گیا۔ قرآنِ مجید میں ان ساری قوموں کے واقعات لکھے ہوئے ہیں۔ ہمیں ڈرایا جارہاہے۔ **اے کاش!** ہم ڈرنے والے بن جائیں، سمجھنے والے بن جائیں، نصیحت قبول کرنے والے بن جائیں۔ **اے کاش!** ہمیں ایسی آنکھ، ایسا دل، ایسی سوچ اور ایسا تفکر نصیب ہو جائے کہ ہم نصیحت قبول کرنے والے بن جائیں۔

مت گناہوں پہ ہو بھائی بے باک تُو　　بھول مت یہ حقیقت کہ ہے خاک تُو
تھام لے دامنِ شاہِ لولاک تو　　سچی تَوبہ سے ہو جائے گا پاک تُو
جو بھی دنیا سے آقا کا غم لے گیا　　وہ تو بازی خدا کی قسم لے گیا
ساتھ میں مصطفٰے کا کرم لے گیا　　خُلْد کی وہ سند لَاجَرَم لے گیا

(وسائلِ بخشش، ص356)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”نیکی کی دعوت“ کے ﴿10﴾ حروف کی نسبت سے سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے منقول ﴿10﴾ مدنی پھول

﴿1﴾ ---ایک شخص نے جنگ پر جانے سے قبل حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خِدْمَتِ اَقْدَس میں حاضر ہو کر عرض کی: ”اے ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ! مجھے کچھ

نصیحت فرمایئے۔'' آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''**خوشی کی حالت میں اَللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کو یاد رکھو گے تو وہ تمہیں تمہاری مصیبت و تنگی کے وقت یاد رکھے گا اور جب کوئی دنیاوی چیز تمہیں اچھی لگے تو اسے اِخْتِیار کرنے سے پہلے اس کا انجام سوچ لینا۔''**

(سیر اعلام النبلاء، الرقم 164 ابو الدَّرْدَاء، ج4، ص22)

(2) ---جو کھانے پینے کی نعمت کے سوا اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی دوسری نِعمتوں کو نہیں پہچانتا اسکا عمل تھوڑا ہو جاتا ہے اور اُسے تکالیف کا سامنا رہتا ہے اور جو دنیا کے پیچھے بھاگتا ہے دنیا اسکے ہاتھ نہیں آتی۔** (حلیۃ الاولیاء، الرقم 35 ابی الدَّرْدَاء، الحدیث:678، ج1، ص270)

(3) ---جب تک تم نیک لوگوں سے محبت رکھو گے بھلائی پر رہو گے اور تمہارے بارے میں جب کوئی حق بات بیان کی جائے تو اسے مان لیا کرو کہ حق کو پہچاننے والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔(شعب الایمان للبیھقی، باب فی مقاربۃ ومودۃ۔۔۔الخ، الحدیث:9063، ج6، ص503، بتغیرٍ)

(4) --- ایمان کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ بندہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کے حکم پر صبر کرے، تقدیر پر راضی رہے، توکّل کے معاملے میں اخلاص اپنائے اور ہر وقت اَللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کا فرمانبردار رہے۔** (الزھد لابن المبارک، ما رواہ نعیم بن حماد فی نسختہ زائدا، باب فی الرضا بالقضاء، الحدیث:123، ص31)

(5) ---اے لوگو! کیا بات ہے تم دنیا کے حریص بنتے جا رہے ہو اور جس (دین) کا تمہیں

نگہبان بنایا گیا ہے اسے ضائع کر رہے ہو؟ میں تمہارے شریر لوگوں سے آگاہ ہوں جو گُھڑسواری کرتے ہوئے اَکڑتے ہیں، نمازوں میں سستی کرتے ہیں، قرآن مجید توجّہ سے نہیں سنتے اور نہ ہی غلاموں کو آزاد کرنے میں رغبت رکھتے ہیں۔

(المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی الدَّرْدَاء، الحدیث:26، ج8، ص170)

﴿6﴾ ---ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسی بات سکھا دیجئے جس پر عمل کرنے سے میں نفع پاؤں۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دو، تین، چار اور پانچ باتیں ہیں جو ان پر عمل کرے گا اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اس کے درجات بلند ہوں گے: حلال وطیّب کماؤ اور حلال وطیّب ہی کھاؤ اور اپنے گھر میں بھی حلال وطیّب ہی داخل کرو اور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے سوال کرو کہ وہ تمہیں روزانہ کا رزق روزانہ عطا فرمائے اور جب صبح کرو تو اپنے آپ کو مُرْدوں میں شُمار کرو گویا تم ان سے مل گئے ہو، اپنی عزت و آبرو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سُپُرْد کر دو اور جو شخص تمہیں گالی دے، برا بھلا کہے یا تم سے جھگڑا کرے اس کا معاملہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر چھوڑ دو اور جب تم سے کوئی بُرائی سرزد ہو جائے تو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اِسْتِغْفار کرو۔''

(حلیة الاولیاء، الرقم 35 ابو الدرداء، الحدیث: 704، ج1، ص275)

﴿7﴾ ---انسان کے کامِل ہونے کی تین نشانیاں ہیں: (۱) مصیبت کے وقت شکوہ نہ کرنا (۲) اپنی تکلیف سب کو نہ بتانا اور (۳) اپنے منہ میاں مٹھو نہ بننا۔

(الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد ابی الدَّرْدَاء، الحدیث:773، ص166)

﴿8﴾ --- تیرا دوست تجھ پر عِتاب کرے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ تجھ سے دور رہے۔ تیرے دوست سے بڑھ کر کون تیرا خیر خواہ ہوگا؟ اپنے دوست کا سوال پورا کر اور اس کے معاملے میں نرمی اِخْتیار کر اور اس کے بارے میں کسی حاسد کی بات پہ یقین نہ کر۔ ورنہ تو بھی اسی کی مثل اپنے دوست سے حسد کرنے لگ جائے گا، پھر جب کل تیری موت آئے گی تو وہ تجھ سے منہ پھیر لے گا اور تم اس شخص کی موت کے بعد کیوں روتے ہو جس سے زِنْدَگی میں ملنا بھی گوارا نہیں کرتے تھے؟

(حلیۃ الاولیاء، الرقم35ابو دَرْدَاء، الحدیث:705، ج1، ص276)

﴿9﴾ --- آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک بار ارشاد فرمایا: ''بندے کو اس بات سے خوفزدہ رہنا چاہئے کہ کہیں مسلمانوں کے دلوں میں اس کی نفرت نہ ڈال دی جائے اور اسے معلوم تک نہ ہو۔'' پھر دریافت فرمایا: ''جانتے ہو ایسا کیونکر ہوتا ہے؟'' عرض کی گئی: ''نہیں معلوم۔'' تو ارشاد فرمایا: ''بندہ تنہائی میں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا رہتا ہے جس کی وجہ سے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کے دلوں میں اس کی نفرت ڈال دیتا ہے اور اسے معلوم نہیں ہوتا۔''

(الزھد لابی داؤد، باب من خبر ابی الدَّرْدَاء، الحدیث:220، ج1، ص236، مختصراً)

﴿10﴾ --- جن لوگوں کی زبانیں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں مشغول رہتی ہیں، ان میں سے ہر شخص مسکراتا ہوا جنّت میں داخل ہوگا۔

(الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد ابی الدَّرْدَاء، الحدیث ٧٢٦، ص ١٦١)

سیِّدُنا اَبُودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نیکی کی دعوت سے محبت

ایمان کی حلاوت:

حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک بار مدینہ شریف حاضر ہوئے تو لوگوں کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا: ''اے اہل مدینہ! مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ میں تم میں ایمان کی حلاوت نہیں پارہا۔ میری جان کی قسم! اگر جنگلی جانور بھی ایمان کا ذائقہ چکھ لے تو اس پر بھی حلاوتِ ایمان کے اثرات نظر آنے لگیں۔''

(الزھد لابن مبارک، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، الحدیث: 1547، ج1، ص541)

گنہگار سے نہیں، گناہ سے نفرت:

ایک بار حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جسے لوگ اس کے گناہوں میں مُبْتَلا ہونے کی وجہ سے برا بھلا کہہ رہے تھے، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان لوگوں سے ارشاد فرمایا: ''ذرا یہ بتاؤ! اگر تم اس شخص کو کسی کنوئیں میں گرا ہوا پاتے تو کیا اسے نکالنے کی کوشش نہ کرتے؟'' لوگوں نے عرض کی ''جی ہاں! ضرور کرتے۔'' تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کو گالیاں نہ دو بلکہ اس بات پر اَللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمہیں اس گناہ سے عافیت بخشی ہے۔'' انہوں نے عرض کی: ''کیا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اسے برا نہیں سمجھتے؟'' ارشاد

فرمایا: ''میں اسکے عمل کو برا سمجھتا ہوں، اگر یہ اسے چھوڑ دے گا تو میرا بھائی ہے۔''

(شعب الإیمان للبیهقی، باب فی تحریم أعراض الناس، الحدیث: 6691، ج5، ص290)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نیکی کی دعوت سے بہت پیار تھا، آپ ہر مناسب موقع سے ضرور فائدہ اٹھاتے۔ چنانچہ، آپ کے اس واقعے سے کتنا پیارا سبق ملتا ہے کہ گناہگار سے نہیں گناہ سے نفرت کرنا چاہئے، کیونکہ اگر گناہگار سے نفرت کریں گے تو وہ کبھی بھی آپ کی نیکی کی دعوت قبول نہیں کرے گا۔ بلکہ آپ کو دیکھ کر راستہ تبدیل کر لے گا۔ تو پھر نیکی کی دعوت کیسے عام ہو گی؟ تو پیارے اسلامی بھائیو! گناہگاروں سے نَفْرت کے بجائے انہیں اپنا بنانے کی کوشش کیجئے تاکہ وہ بھی مدنی ماحول کی برکت سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ،

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صَفْحات پر مشتمل رسالے، ''**قاتل، امامت کے مصلّے پر**'' صَفْحَہ 4 تا 6 پر ہے: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** عموماً قراٰن و سنّت کی تعلیم سے بے بہرہ لوگ ہی نَفْس و شیطان کے بہکاوے میں آکر قتل وغارت گری، دہشت گردی، توڑ پھوڑ، چوری، ڈکیتی، زناکاری، منشیات فروشی اور جُوا وغیرہ جیسے گھناؤنے جرائم میں مبتلا ہو کر بالآخر جیل کی چار دیواری میں مُقیَّد ہو جاتے ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ قیدیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے جیل خانوں میں بھی دعوتِ اسلامی کی مجلس ''**فیضانِ قراٰن**'' کے ذَرِیعے مَدَنی کام کی ترکیب ہے۔

جیل خانہ جات میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کا آغاز کچھ اس طرح ہوا کہ چند سال قبل ایک قیدی جیل سے رِہائی پانے کے بعد شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ

الْعَالِیَہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ یوں عرض کی کہ آزاد دنیا کی طرح ہماری جیلوں کا بھی ماحول کچھ ایسا ہے کہ قیدی سدھرنے اور توبہ کرنے کے بجائے گناہوں کی دلدل میں مزید دھنستا چلا جاتا ہے لہٰذا جیل کے اندر نیکی کی دعوت عام کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ اس کے یہ جذبات سن کر اُمَّت کے عظیم خیر خواہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے آزاد اسلامی بھائیوں کی طرح قیدیوں میں بھی دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام شروع کرنے کا فیصلہ فرمایا چنانچہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے تحت مجلس فیضانِ قرآن بنی جو جیل خانہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کی جیل خانہ جات میں خوب بہاریں ہیں، کئی ڈاکو اور جرائم پیشہ افراد جیل کے اندر ہونے والے مَدَنی کاموں سے متأثر ہو کر تائب ہو جاتے ہیں اور رِہائی پانے کے بعد عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلوں کے مسافر بننے اور سنّتوں بھری زندگی گزارنے کی سعادت پاتے ہیں، آتشیں اسلحے کے ذَرِیعے اندھا دُھند گولیاں برسانے والے اب سنّتوں کے مَدَنی پھول برسا رہے ہیں۔ چنانچہ،

مَدَنی محبوب کی زلفوں کا اسیر:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''فیضانِ سنّت'' صَفْحَہ 368 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: دعوتِ اسلامی کے وسیع دائرہ کار کو بحُسن وخوبی چلانے کیلئے مختلف ملکوں اور شہروں

میں مُتعَدد مجالِس بنائی جاتی ہیں۔ مِنجُمْلَہ مجلس رابِطہ بِالْعُلَماءِ والمشائخ بھی ہے جو کہ اکثر عُلَمائے کرام پر مشتمل ہے۔ اِس مجلس کے اسلامی بھائی مشہور دینی درسگاہ جامِعہ راشدیہ (پیر جو گوٹھ بابُ الاسلام سندھ) تشریف لے گئے۔

بر سبیل تذکرہ جَیل خانوں میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کی بات چلی تو وہاں کے شیخ الحدیث صاحِب کچھ اِس طرح فرمانے لگے: ''جَیل خانوں کے مَدَنی کام کی تابناک مَدَنی کارکردگی میں خود آپ کو سُناتا ہوں، پیر جو گوٹھ کے نَواح میں ایک ڈاکو نے تباہی مچا رکھی تھی، میں اُس کو جانتا تھا، آئے دن پولیس کے ساتھ اُس کی آنکھ مچولی جاری رہتی، کئی بار گِرِفتار بھی ہوا مگر اَثر و رُسوخ استِعمال کر کے چھوٹ گیا۔ آخِرش کسی جُرم کی پاداش میں بابُ المدینہ کراچی کی پولیس کے ہتّھے چڑھ گیا، سزا ہوئی اور جیل میں چلا گیا۔ سزا کاٹ لینے کے بعد رِہائی ملنے پر مجھ سے ملنے آیا۔ میں پہلی نظر میں اُس کو پہچان نہ سکا کیوں کہ میں نے اِس کو داڑھی منڈا اور سر بَرَہنہ دیکھا تھا مگر اب اِس کے چہرے پر میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت کی نشانی نورانی داڑھی جگمگا رہی تھی، سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج اپنی بہاریں لُٹا رہا تھا، پیشانی پر نمازوں کا نور نُمایاں نظر آرہا تھا۔ میری حیرت کا طِلِسم (طِ۔لِسْم) توڑتے ہوئے وہ بولا، قید کے دَوران جَیل کے اندر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مُیَسَّر آگیا اور عاشقانِ رسول کی انفرادی کوشش کی بَرَکت سے میں نے گناہوں کی بیڑیاں کاٹ کر اپنے آپ کو مَدَنی محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زلفوں کا اَسیر بنالیا۔''

رَحمتوں والے نبی کے گیت جب گاتا ہوں میں
گنبدِ خضرا کے نظاروں میں کھو جاتا ہوں میں
جاؤں تو جاؤں کہاں میں کس کا ڈھونڈوں آسرا
لاج والے لاج رکھنا تیرا کہلاتا ہوں میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ کے ”نیکی کی دعوت“ پر مشتمل دو مکتوب:

(1)۔۔۔ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ کی طرف ایک مکتوب روانہ فرمایا، جس میں لکھا: **اے میرے بھائی!** اپنی صحت و فراغت کو غنیمت جانو، اس سے پہلے کہ تم پر ایسی مصیبت نازل ہو جس کو مخلوق دور نہ کر سکے اور مصیبت زدہ کی دعا کو غنیمت سمجھو۔ **اے میرے بھائی!** مسجِد کو (عبادت کے لئے) اپنا گھر بنالو کیونکہ میں نے رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا ہے: ”مسجِد ہر متقی کا گھر ہے۔“ اور جو لوگ مساجد کو اپنا گھر بنالیتے ہیں **اَللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان سے راحت و آرام اور پل صراط سے سلامتی کے ساتھ گزار کر اپنی رضا تک پہنچانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ **اے میرے بھائی!** یتیم پر رحم کرو، اسے اپنے قریب کرو اور اپنے کھانے سے اسے کھلاؤ کیونکہ ایک بار شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ دُرَر بار میں ایک شخص نے قَسَاوَتِ قلبی (دل کی سختی) کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

ارشاد فرمایا: ''کیا تم اپنے دل کو نرم کرنا چاہتے ہو؟'' عرض کی: ''جی ہاں۔'' ارشاد فرمایا: ''یتیم کو اپنے قریب کرو، اسکے سر پر ہاتھ پھیرو اور اپنے کھانے سے اسے کھلاؤ کہ یہ چیزیں دل کو نرم کرتی ہیں اور حاجات کے پورا ہونے کا بھی ذریعہ ہیں۔'' **اے میرے بھائی!** اتنا مال اکٹھا نہ کرو کہ جس کا شکر ادا نہ کر سکو، بے شک میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے دن ایک ایسے مالدار کو لایا جائے گا جس نے مال کے معاملے میں **اَللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت و فرمانبرداری کی ہوگی، وہ اس حال میں آئے گا کہ وہ آگے اور اس کا مال اس کے پیچھے ہوگا، پل صراط پر جب بھی کوئی رکاوٹ آئے گی تو اس کا مال اسے کہے گا: "چلو! چلو! تم نے مال میں اپنا حق ادا کیا ہے۔'' پھر ایک ایسے مالدار کو لایا جائے گا جس نے مال کے معاملے میں **اَللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت نہ کی ہوگی، وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کا مال اس کے کندھوں کے درمیان ہوگا اور وہ اسے پھسلائے گا اور کہے گا: ''تیری ہلاکت ہو! تو نے میرے معاملے میں کیوں **اَللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت نہیں کی؟'' وہ اسی طرح کہتا رہے گا حتی کہ ہلاکت کی دعا مانگے گا۔'' **اے میرے بھائی!** مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو نے ایک خادم خریدا ہے، میں نے **اَللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیب لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''بندہ جب تک کسی خادم سے مدد نہیں لیتا **اَللہ** عَزَّوَجَلَّ کے قریب ہوتا رہتا ہے اور **اَللہ** عَزَّوَجَلَّ بھی اس کے قریب ہوتا ہے اور جب وہ کسی خادم سے خدمت لیتا ہے تو اس پر اس کا حساب لازم ہو جاتا ہے۔'' میری زوجہ نے مجھ سے ایک خادم رکھنے کا

مطالبہ کیا تھا لیکن حساب کے خوف سے میں نے اسے ناپسند جانا حالانکہ میں ان دنوں مالدار تھا۔ **اے میرے بھائی!** اگر ہم سے پورا پورا حساب لیا گیا تو بروزِ قیامت میرا اور تیرا مددگار کون ہوگا؟ **اے میرے بھائی!** رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا صحابی ہونے کی وجہ سے دھوکے میں نہ رہنا، بے شک ہم حضور پرنور، شافع یوم النشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بعد ایک طویل عرصہ زندہ رہے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بعد ہمیں کن کن حالات کا سامنا کرنا پڑا۔

(حلیۃ الاولیاء، الرقم 35 ابو دَرْدَاء، الحدیث: 702، ج1، ص274)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مساجد عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں نہ کہ سونے اور کھانے پینے کے لئے۔ مسجِد کو متقین کا گھر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ متقین آدابِ مسجِد کا لحاظ رکھتے ہیں اور ہر وقت عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ ان کا زیادہ تر وقت مسجِد ہی میں گزرے جیسا کہ اصحابِ صفہ کا تمام وقت مسجِدِ نبوی میں گزرتا اور وہ ہر وقت مسنون عبادت یعنی نماز یا ذکر و فکر اور تلاوت وغیرہ میں مصروف رہتے۔ تھک جاتے یا نیند غالب آتی تو گھٹنوں پر سر رکھ کر بیٹھے بٹھائے تھوڑی دیر آرام کر لیا کرتے۔

﴿المدخل لابن الحاج، ج1، ص212، مفهوماً﴾

﴿2﴾۔۔۔ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے ایک دوست کو مکتوب لکھا جس میں حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ''اس دنیا میں تیرا کوئی حصہ نہیں ہے کیونکہ تجھ سے پہلے بھی لوگ یہاں رہتے تھے جو اسے یونہی چھوڑ کر چلے گئے اور تیرے بعد بھی اس میں

کچھ اورلوگ آبسیں گے، اس دنیا میں تیرے لئے وہی ہے جو تو آگے بھیج دے اور جو چیزیں تو یہاں چھوڑ جائے گا اس کی حقدار تیری نیک اولاد ہو گی کیونکہ مرنے کے بعد تیری پیشی ایسی بارگاہ میں ہونی ہے جہاں کوئی بہانہ چلے گا نہ عذر قابل قبول ہو گا اور تم جن کے لئے دنیا اکٹھی کرو گے وہ تمہارے کام نہ آسکیں گے۔ تمہارا جمع کیا ہوا مال تمہاری اولاد کے لئے ہے، وہ اس میں اَللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کر کے سعادت مند ہو جائے گی جس کو کمانے کی وجہ سے تم بدبخت بنے یا وہ اس مال کو اَللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں خرچ کر کے بدبخت ہو جائے گی، اَللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ان دونوں میں سے کوئی بھی ایسا معاملہ نہیں کہ جس کی وجہ سے تم اپنی کمر پر بوجھ اٹھاؤ اور انہیں اپنی ذات پر ترجیح دو لہٰذا جو گزر گئے ان کے لئے اَللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی امید رکھو اور جو پیچھے رہ گئے ان کے لئے اَللہ عَزَّوَجَلَّ کے رزق پر اعتماد کرو۔'' وَالسَّلَام!

(تاریخ دمشق لابن عساکر، ج47، ص169، مفھومًا)

مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نیکی کی دعوت پر مشتمل ان دو مکتوبات سے معلوم ہوتا ہے کہ مکتوبات کے ذریعے نیکی کی دعوت دینا صحابہ کرام کا طریقہ ہے اور یہ صرف صحابہ کرام ہی کا طریقہ نہیں بلکہ سرورِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے بھی یہ ثابت ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مختلف لوگوں کو نیکی کی دعوت پر مشتمل مکتوب روانہ فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ، تبلیغِ قرآن و سنت کی

عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** نے تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور صحابہ کرام کی اس پیاری پیاری سنت پر عمل کرنے کے لئے ایک مجلس بنام **''مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ''** قائم کررکھی ہے۔ جو دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق مکتوبات وغیرہ کے ذریعے **نیکی کی دعوت** عام کرنے کی خدمت میں حصہ لے رہی ہے۔ اس مجلس کے تحت روزانہ ان بیشمار مکتوبات، ای میلز (Emails) اور پرچیوں کے جوابات دیئے جاتے ہیں جو پریشان حال اور دکھی اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں امیرِ اہلسنت کو لکھتے ہیں۔ ان تمام مکتوبات وغیرہ کو پڑھنے اور پھر ان کے جواب جاری کرنے کے لئے **مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ** کے مدنی عملہ کی کوشش ہوتی ہے کہ جلد سے جلد جواب دیا جا سکے۔ چنانچہ، جنوری 2010ء تک اس مجلس کے تحت پاکستان کے چاروں صوبوں کے سینکڑوں شہروں میں کم و بیش 400 کے قریب بستوں کے ساتھ ساتھ پاکستان کے باہر 150 سے زائد مقامات میں تعویذاتِ عطاریہ کے بستوں پر سینکڑوں اسلامی بھائی دکھی انسانیت کی غمخواری کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کو فروغ دینے میں مصروف ہیں اور تادمِ تحریر اس مجلس کے تحت صرف پاکستان میں ماہانہ 36157 مکتوب اور 99142 مریضوں کو ماہانہ 318177 اَورَادْ و وَظَائف اور تعویزات دینے کا سلسلہ ہے۔

اَللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو بھی نیکی کی دعوت دینے والا بنا دے، **میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو!** اگر ہم نے اپنی ذمہ داری کو سمجھ کر اَللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت میں ڈوب کر اس مَدَنی کام کا بیڑا اٹھا لیا تو

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پیار کی برکت سے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا:

ان شاء اللہ اپنا بیڑا پار ہے　　ہم کو اللہ اور نبی سے پیار ہے

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے دنیا و آخرت کی بے بہا سعادتیں ملتی ہیں۔ چنانچہ،

آپ کی ترغیب کے لئے ایک مَدَنی بہار پیشِ خدمت ہے۔ پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ باب المدینہ کراچی میں تربیتی کورس کے لئے آیا ہوا تھا۔ اس دوران ایک دن جمعرات کو صبح تقریباً 4 بجے پیٹ کے بائیں جانب اچانک درد اٹھا، درد اس قدر شدید تھا کہ سات انجکشن لگے، تب آرام آیا۔ حسبِ معمول جمعرات کو ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع کے لئے مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں شام کو حاضر ہوا۔ رات دس بجے پھر درد شروع ہوا مگر اجتماع میں مانگی جانے والی اجتماعی دعا کے وقت ٹھیک ہو گیا ایک گھنٹے بعد پھر بہت شدید درد اٹھا ڈاکٹر نے تین انجکشن لگائے، پھر کچھ افاقہ ہوا۔ دن چڑھتے ہی الٹرا ساؤنڈ بھی کروایا۔ مگر ڈاکٹروں کو درد کا سبب سمجھ میں نہ آیا۔ میں ہسپتال میں پڑا تھا وہاں مجھے معلوم ہوا کہ میرے ساتھ والے اسلامی بھائی جو تربیتی کورس میں آئے تھے وہ سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں بارہ دن کے

لئے سفر کی تیاری کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر نے سفر سے بہت روکا۔ مگر مجھ سے نہ رہا گیا میں ڈیرہ بگٹی بلوچستان جانے والے مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ ڈیرہ بگٹی جاتے ہوئے راستے میں تھوڑا سا درد ہوا۔ پھر وہاں سے میں نے بلوچستان کے ایک دوسرے شہر سوئی میں جمعرات کے سنتوں بھرے ہفتہ وار اِجتماع میں شرکت کی۔ اور پھر ڈیرہ بگٹی واپس آ گئے۔ مَدَنی قافلے کی برکت سے درد ایسا دور ہوا گویا کبھی تھا ہی نہیں۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تاحال مجھے دوبارہ تکلیف نہیں ہوئی۔ اور سب سے بڑی سعادت یہ ملی کہ مجھے مَدَنی قافلے میں خواب کے اندر مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار ہو گیا۔

ہے طلب دید کی، دید کی عید کی
کیا عجب وہ دکھیں، قافلے میں چلو
لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو
سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
طیبہ کی جستجو، حج کی گر آرزو
ہے بتادوں تمہیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کرامات

(1)۔ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف (یا حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اُن کی طرف) خط لکھتے تو

انہیں پیالے والا واقعہ یاد دِلاتے۔ راوی اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ یہ دونوں بزرگ پیالے میں کھانا کھا رہے تھے کہ اس پیالے اور اس میں موجود کھانے نے ان کے سامنے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح بیان کی۔

(فوائد أبی علی بن أحمد بن الحسن الصواف، اول الکتاب، ص49)

﴿2﴾۔ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہے تھے اور حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ بھی پاس موجود تھے۔ اچانک حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ نے ہنڈیا سے آواز سنی، آواز بلند ہوئی وہ اس طرح تسبیح بیان کر رہی تھی جس طرح بچہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح بیان کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ ہنڈیا اپنی جگہ سے ہٹی اور دوبارہ خود بخود اپنی جگہ پہنچ گئی اور اس سے کوئی چیز بھی نہ گری، حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کو آواز دے کر فرمایا: ''اے سلمان (رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ)! یہ عجیب منظر دیکھیں! ایسا منظر آپ نے دیکھا ہوگا نہ آپ کے والد نے۔'' حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر آپ خاموش رہتے تو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اس سے بڑی بڑی نشانیاں دیکھتے۔'' (المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام ابی الدَّرْدَاء، الحدیث: 18، ج8، ص169)

سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کی دعا:

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ اکثر اپنے پروردگار لم یزل سے یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَ أَھْلِیْ وَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔

یعنی اے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تیری، تیرے چاہنے والوں کی اور ہر اس عمل کی مَحبَّت مانگتا ہوں جو مجھے تیری مَحبَّت تک پہنچا دے، اے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اپنی مَحبَّت کو میرے نزدیک میری جان، میرے گھر والوں اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔ (جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء داود علیہ السلام۔ الخ، الحدیث: 3501، ج5، ص296)

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! جو لوگ سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ کی طرح دنیا میں اپنی زِنْدَگیاں گزارتے ہیں، جن کے پیشِ نظر ہمیشہ اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی خوشی و رضا ہوتی ہے تو ان کا ربّ عَزَّوَجَلَّ بھی ان پر اپنی رحمتوں، برکتوں اور نعمتوں کے خزانے کھول دیتا ہے۔ چنانچہ،

بے مثال جنتی نعمتیں:

حضرت سیِّدُنا عَوْف بن مالک رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے خواب میں ایک گندمی رنگ کا قُبَّہ (یعنی گنبد) دیکھا جس کے اِرد گرد سبز چراگاہ میں بکریاں چَر رہی تھیں، تو پوچھا: ''یہ کس کا ہے؟'' جواب ملا: ''یہ حضرت سیِّدُنا عبد الرحمن بن عَوْف (رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ) کا ہے۔'' راوی کہتے ہیں: ''کچھ دیر بعد سیِّدُنا عبد الرحمن بن عَوْف رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ خود اس قبہ سے نکلے اور مجھ سے فرمایا: ''اے عَوْف! اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں یہ سب کچھ قرآنِ مجید کی تلاوت کا اجر عطا فرمایا ہے اور اگر تم اس ٹیلے پر چڑھ کر دیکھو تو وہاں

ایسی ایسی نعمتیں پاؤ گے کہ ان کی مثل تمہاری آنکھوں نے کبھی دیکھیں نہ تمہارے کانوں نے کبھی ان کا تذکرہ سنا، اور نہ ہی تمہارے دِل میں کبھی ان کا خیال گزرا،اور یہ سب اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کے لئے تیار کی ہیں کیونکہ انہوں نے دنیا کو ان راحتوں کے لئے چھوڑ دیا۔''

(الزھد للامام احمد بن حنبل ، باب زھد ابی الدَرْدَاء ، الحدیث:714، ص159، بتغیرٍ)

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

المآخذ والمراجع

1- صحيح البخاري: الإمام أبوعبد الله محمد بن إسماعيل البخاري المتوفي 256ھ دارالكتب العلمية بيروت.
2- صحيح المسلم: الإمام أبو الحسين مسلم بن الحجاج القشيري المتوفي261 ھ دار ابن حزم.
3- سنن ابن ماجه: الإمام أبوعبد الله محمد بن يزيد بن ماجه المتوفي273ھ دار المعرفة بيروت.
4- سنن أبي داؤد: الإمام ابوداؤد سليمان بن الأشعث السجستاني المتوفي 275 ھ دار إحياء التراث العربي بيروت.
5- سنن الترمذي:الإمام أبوعيسى محمد بن عيسى الترمذي المتوفي279 ھ دار الفكر بيروت.
6- سنن النسائي: الإمام أبوعبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي المتوفي 303 ھ دار الكتب العلمية بيروت.
7- مسند أحمد: الإمام أحمد بن حنبل المتوفي 241 ھ دار الفكر بيروت.
8- المصنف لابن ابی شیبة: الامام عبدالله بن محمد بن ابی شیبةالمتوفی 235 ھ دار الفکر بیروت.
9- سنن الدارمی: الامام الحافظ عبدالله بن عبد الرحمن الدارمی السمرقندی المتوفی255 ھ دارالکتاب العربی.
10- المستدرك: امام محمد بن عبد الله حاکم المتوفی405 ھ دارالمعرفة.
11- حليه الاولياء: امام حافظ ابونعيم اصفهاني المتوفى430 ھ دارالكتب العلمية.

12- شعب الايمان: امام ابوبكر احمد بن حسين بيهقى المتوفى 458 ھ دار الكتب العلمية.
13- مرأة المناجيح: مفتى احمد يار خان نعيمى 1391 ضياء القران.
14- كتاب الزهد:الامام عبدالله بن مبارك مروزي المتوفي 181 ھ دار الكتب العلمية.
15- كتاب الزهد: الإمام أحمد بن حنبل المتوفي 241 ھ دار الغد الجديد.
16- كتاب الزهد: الإمام وكيع بن الجراح المتوفي 197ھ مكتبة الدار المدينة المنورة.
17- كتاب الزهد: الإمام ابو داؤد سليمان بن الأشعث السجستاني المتوفي 275 ھ دارالمشكاة للنشر والتوزيع حلوان.
18- كتاب الزهد الكبير:امام ابوبكر احمد بن حسين البيهقى المتوفى458 ھ مؤسسة الكتب الثقافية.
19- تاريخ مدينة دمشق: لابن عساكر المتوفي 571 ھ دار الفكر.
20- كتاب التاريخ الكبير: الإمام أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري المتوفي256 ھ دار الكتب العلمية بيروت.
21 سيراعلام البنلاء: الامام شمس الدين محمد بن احمد بن عثمان الذهبى المتوفى 748 ھ دار الفكر بيروت.
22- صفة الصفوة: ابو الفرج ابن جوزي المتوفي 597 ھ دار الكتب العلمية.
23- فيضانِ سنّت:امير اهلسنت ابو بلال محمد الياس عطار قادري رضوى دامت بركاتهم العالية المكتبة المدينة.

فہرست

یادداشت 3
”سیرت ابودرْداء“ کے 12 حُروف کی نسبت سے اس رسالے کو پڑھنے کی ”12 نیّتیں“ 4
درود شریف کی فضیلت 5
سِیرَتِ سیِّدُنا اَبُو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ 6
اَللہ عَزَّوَجَلّ کے سوا کوئی معبود نہیں 7
اَللہ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ 10
سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور گھر کا مَدَنی ماحول 10
سیدنا ابو دَرْدَاء کی شہزادی کی شادی 11
لڑکا کیسا ہونا چاہیے؟ 12
سَیِّدَتُنا اُمِّ دَرْدَاء کی دنیا سے بے رغبتی 13
مَدَنی ماحول کی بہار 15
سیِّدُنا اَبُو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شوقِ عبادت 18
شوقِ عبادت میں ترکِ تجارت 18
سیِّدُنا اَبُو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دنیا اور مالِ دنیا سے بے رغبتی 20
جن کا مال انہی پر وبال 25
بھلائی کس میں ہے؟ 25

سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کی مال سے نفرت 26
اصلاحِ امت کا جذبہ 26
دعوتِ اسلامی اور اصلاحِ امت کا مَدَنی جذبہ 27
سیدنا ابودَرْداء اور نیکی کی دعوت کا جذبہ 30
دنیا ہلاک و برباد کرنے والی ہے 35
قومِ عاد کے ترکہ کی قیمت 37
ویران عمارتوں سے عبرت 38
اصلی گھر 38
پُل صراط سے گزرنے والوں کے مختلف انداز 40
سیِّدُنا اَبُو دَردَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کا خوفِ آخرت 41
لمحہ بھر غور و فکر کرنے کی فضیلت 42
روزِ آخرت سب سے زیادہ خوف والی بات 42
کوئی صبح جاتا ہے تو کوئی شام 45
سیِّدُنا ابو دَرْدَاء کی تین محبوب چیزیں 45
سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کے نزدیک عالم کون؟ 47
سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کی علم سے محبت 50
سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ اور نیکی کی دعوت 51

"نیکی کی دعوت" کے (10) حروف کی نسبت سے سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ
سے منقول (10) مدنی پھول 53
سیِّدُنا اَبُودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نیکی کی دعوت سے محبت 57
ایمان کی حلاوت 57
گنہگار سے نہیں، گناہ سے نفرت 57
مَدَنی محبوب کی زلفوں کا اسیر 59
سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے "نیکی کی دعوت" پر مشتمل دو مکتوب 61
مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ 64
سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کرامات 67
سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دعا 68
بے مثال جنتی نعمتیں 69
ماخذ و مراجع 71
فہرست 73

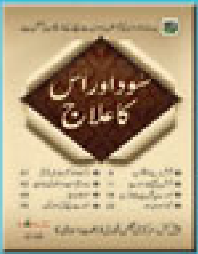

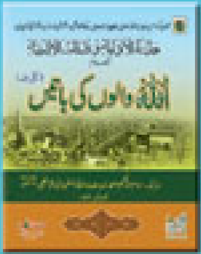

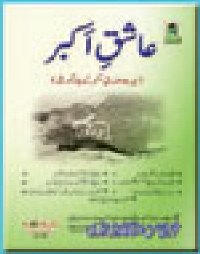

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو **فیضانِ مدینہ** محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے **مَدَنی انعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ ... فون: 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net